روزنامہ الفضل
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 4 راگست 2010ء 22 شعبان 1431 ہجری 4 ظہور 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 163

پاک دوستی

رسول اللہ ﷺ کے دعویٰ نبوت کے وقت حضرت طلحہؓ تجارتی سفر پر تھے تو رسول کریمؐ کی بعثت کا علم ہوا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی صحبت اور دوستی کے ذریعہ سے ایک روز رسول کریم ﷺ کی خدمت میں باریابی کا موقع ملا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ کے نتیجہ میں آپؓ نے اسلام قبول کرلیا۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 215)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء کے موقع پر 18ویں عالمی بیعت

4 لاکھ 58 ہزار 760 سعید روحوں کا قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں پر اظہار تشکر کے لئے کل عالم کے احمدیوں کا عالمی سجدہ شکر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ 31,30 جولائی و یکم اگست 2010ء کو حدیقۃ المہدی ہیمپشائر لندن میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر مورخہ یکم اگست کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر سوا پانچ بجے 18ویں عالمی بیعت منعقد ہوئی۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے 28 ہزار سے زائد احمدی احباب وخواتین اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیعت کے لئے تشریف لائے تو جملہ احباب جماعت پہلے ہی قطاروں میں تیار بیٹھے تھے۔

عالمی بیعت کی تقریب کے دوران جلسہ گاہ میں متعدد زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دوہرایا گیا اور احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے دنیا کے 198 ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل احمدی احباب نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کی۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا مبارک اور تاریخی کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ حضور انور سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ پر رونق افروز ہوئے۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا جیسا کہ کل میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 4 لاکھ 58 ہزار 760 سعید روحوں کو جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے، گزشتہ سال سے 42 ہزار کا اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے والوں کو ثبات قدم عطا فرمائے۔ حضور انور کے دست مبارک پر مختلف قوموں کے نومبائعین نے اپنے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ پیدا کیا اور پھر جلسہ گاہ میں موجود باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی اور جسمانی تعلق بنایا اور یہ تعلق پنڈال سے باہر موجود احباب تک بھی پھیلا ہوا تھا۔ حضور انور نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دوہرائے جبکہ جلسہ گاہ میں موجود مختلف اقوام کے لوگوں کے لئے ساتھ ساتھ ان کی زبانوں میں الفاظ بیعت دوہرانے کا انتظام موجود تھا۔

عالمی بیعت کے اس وجد آفریں منظر کے بعد کل عالم کے احمدی احباب نے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سجدہ شکر ادا کیا۔ اس طرح دنیا بھر کے احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک گئے اور اپنے مولیٰ کریم کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کیا گیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر کئے ہیں۔ سجدہ شکر کے ساتھ ہی 18ویں عالمی بیعت کا روح پرور پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان سعید روحوں کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

داخلہ جامعہ احمدیہ

امیدواران برائے داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا تحریری امتحان مورخہ 15 راگست 2010ء کو ہوگا۔ جونہی میٹرک / ایف اے کا رزلٹ ملے فوری طور پر وکالت تعلیم کو اس کی اطلاع بذریعہ ڈاک/کوریئر/فیکس کریں۔

ربوہ کے تمام امیدواران کے لئے مورخہ 12 راگست 2010ء تک وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ حاصل کرنا ضروری ہے۔

ربوہ سے باہر کے امیدواران امتحان کے لئے مورخہ 15 راگست 2010ء کو صبح 8:00 بجے وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ حاصل کرلیں۔

تمام امیدواران امتحان کے وقت سند/ رزلٹ کارڈ/ سکول، کالج سرٹیفکیٹ اصل اور تصدیق شدہ فوٹو کاپی ساتھ لائیں۔

فون: 047-6211082 فیکس: 047-6212296

(وکیل التعلیم)

داخلہ انٹرمیڈیٹ کلاسز (ایوننگ)

(مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

نظارت تعلیم کے ادارہ مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول میں شام کے اوقات میں انٹرمیڈیٹ کلاسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ ان کلاسز میں مندرجہ ذیل دو گروپس میں داخلہ کیا جائیگا۔

پری میڈیکل گروپ پری انجینئرنگ گروپ

داخلہ فارم مورخہ 5 راگست 2010ء سے 8:30 تا 11:30 بجے صبح حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 راگست دوپہر ایک بجے تک ہے۔

لسٹ برائے انٹرویو مورخہ 18 راگست کو آویزاں کردی جائے گی۔

انٹرویو مورخہ 22 تا 24 راگست کو ہوگا۔

میرٹ لسٹ مورخہ 30 راگست 10 بجے صبح آویزاں ہوگی۔

واجبات مورخہ 31 راگست تا 8 ستمبر ایک بجے دوپہر تک ادا کئے جاسکتے ہیں۔

آغاز تدریس مورخہ 19 ستمبر سے ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

تعارف

کلام ظفر

شاعر: محترم مولانا ظفر محمد ظفرؔ
ترتیب و تحقیق: مبارک احمد ظفر صاحب
ناشران: ناصر احمد ظفر صاحب۔
مبارک احمد ظفر صاحب۔ طاہر احمد ظفر صاحب
طبع دوم: 2010ء
صفحات: 294

پہلی بار مولانا ظفر محمد ظفر سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے کلام کا مجموعہ 1980ء میں شائع ہوا تھا۔ اب حال ہی میں آپ کے صاحبزادے محترم مبارک احمد ظفر صاحب نے خوبصورت جلد اور عمدہ کاغذ کے ساتھ ''کلام ظفر'' کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا ہے۔

مولانا ظفر محمد ظفر 1908ء کو بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حافظ فتح محمد خان صاحب، علم و فضل شخصیت اور فارسی کے قادرالکلام شاعر تھے۔ حافظ فتح محمد خان صاحب نے قریباً 1901ء میں احمدیت قبول کی اور اپنے بیٹے ظفر محمد ظفر کو 1921ء میں پڑھنے کے لئے مدرسہ احمدیہ قادیان بھجوادیا۔ نوعمر ظفر محمد کا حافظہ بہت تیز تھا۔ ذہین اس قدر کہ ایک سال میں دو جماعتوں کا امتحان دے کر پاس ہوئے۔ مولانا ظفر محمد کو جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کا کلاس فیلو ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے بہاولپور میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیں۔ بعد میں آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں معلم مقرر کر دیا گیا۔ 1936ء میں مولانا ظفر محمد ظفر کو حضرت مصلح موعود کا اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ نیز آپ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی زیر نگرانی بطور انچارج کارخاص بھی کام کرتے رہے۔ 1938ء میں نصرت گرلز ہائی سکول میں کچھ عرصہ تعلیم دینے کا موقعہ ملا۔

مولانا ظفر محمد ظفر کو خداتعالیٰ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی امور کو سمجھنے اور تنازعات کو سلجھانے کی بھی خاص صلاحیت عطا کی تھی۔ انہی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے آپ سلسلہ عالیہ کے قاضی کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے۔ 1939ء میں آپ کو اپنے وطن ڈیرہ غازی آنا پڑا۔ اس دوران آپ نے ادیب فاضل۔ منشی فاضل اور ایف۔ اے کے امتحانات پاس کئے۔ 1944ء میں آپ کو جامعہ احمدیہ میں پروفیسر لگا دیا گیا۔ جہاں آپ 1956ء تک تعلیم دیتے رہے۔ پھر آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے آپ کو جامعہ سے فارغ کر دیا گیا۔ 1964ء میں آپ کراچی چلے گئے اور قریباً دو سال تک چوہدری احمد مختار صاحب (سابق امیر کراچی) کو ان کی خواہش پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعض عربی کتب کا اردو ترجمہ کر کے دیا۔ کراچی سے واپس آنے کے بعد آپ نے کتاب ''معجزات القرآن'' تصنیف فرمائی نیز ایک کتابچہ ''حروف مقطعات'' بھی تالیف کیا۔

مولانا ظفر محمد ظفر متبحر عالم تھے۔ انہیں عربی، فارسی اور اردو پر نہ صرف دسترس حاصل تھی بلکہ آپ ان تینوں زبانوں کے قادرالکلام شاعر بھی تھے۔ مولانا کی شاعری عام رواجی شاعری نہیں ہے۔ آپ کی قریباً ساری نظمیں روحانیت کی خوشبو سے معطر نظر آتی ہیں۔ حمد و نعت میں آپ کا ایک خاص مقام ہے۔ قرآن مجید کے تو وہ عاشق تھے۔ نظر کی خرابی کے بعد کیسٹ کے ذریعے تلاوت کا انتظام کر رکھا تھا۔ اپنوں کے علاوہ غیر بھی آپ کی شاعری کے مداح تھے۔ 1974ء میں اسلامی سربراہی کانفرنس کی مناسبت سے آپ نے ایک عربی نظم قصیدے کے رنگ میں لکھی اور اس وقت کے اطلاعات و نشریات کے وزیر مولانا کوثر نیازی نے اسے بہت پسند کیا۔ حکیم نیر واسطی (ستارہ خدمت) نے تو مولانا کی عربی نظم مع اردو ترجمہ اپنے ماہنامے ''نباض'' میں شائع کی اور خط میں مولانا ظفر محمد ظفر کو ''شاہ علم و فن'' کا خطاب فی البدیہہ شعر کہہ کر دیا ؎

کہہ دو کوئی ظفر سے کہ اے ''شاہِ علم و فن''
اک بے نوا فقیر سے نسبت ہے آپ کی

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ''کلام ظفر'' کے پہلے ایڈیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔ ''میں نے شروع سے آخر تک تمام کلام پُر لطف اور پُر مغز پایا ہے.........طرز بیان نہایت دلنشیں۔ فارسی، اردو اور عربی پر برابر دسترس۔ یہ مجموعہ کلام علم و فضل کا ایک مرقع اور ایک خوشنما پھولوں کا گلدستہ ہے جسے آپ کے خلوص اور ایمان نے ایک عجیب تازگی اور مہک عطا کر دی ہے۔''

''کلام ظفر'' کے پہلے ایڈیشن کا پیش لفظ حضرت شیخ محمد احمد مظہر کا لکھا ہوا ہے۔ آپ نے ''کلام ظفر'' کو سلسلہ کے لٹریچر میں قیمتی اضافہ قرار دیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ ان کا اسلوب کلام سلاست اور روانی، محاورہ اور بندش کی خوبی اور فن شاعری کے لحاظ سے قابل قدر تصنیف ہے۔ استاذی المحترم ڈاکٹر پرویز پروازی نے ''کلام ظفر'' پر بھرپور تبصرہ لکھا ہے۔ اپنے تبصرہ میں آپ نے شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی رائے سند کے طور پر شامل کی ہے خصوصاً عربی اور فارسی کلام کے حوالہ سے کیونکہ حضرت محمد احمد صاحب مظہر کا شمار اپنے دور کے فارسی کے چوٹی کے شعراء میں کیا جاتا ہے۔ استاد محترم پرویز پروازی صاحب نے امید کی ہے کہ نئے لکھنے والوں کے لئے مکرم مولانا ظفر کا کلام بہرحال مشعل راہ رہے گا اور انہیں الفاظ کو برتنے کا سلیقہ سکھانے کا موجب بنے گا۔'' ''کلام ظفر'' سے کچھ منتخب اشعار پیش ہیں:

میں تو ہر لمحہ تجھے یاد کئے جاتا ہوں
یونہی کہتا ہوں تجھے یاد کروں یا نہ کروں
یاد میں اس کی جو شیریں سے بھی شیریں ہے ظفرؔ
زندہ پھر قصۂ فرہاد کروں یا نہ کروں

....

قدر ہو گی آدمی کی علم سے عرفان سے
مال و زر کا زور گھٹ کر نہاں ہو جائے گا
پھر کتابِ زندگی میں ثبت ہوں گے نقش نو
عشق آتش سے گزر کر جاوداں ہو جائے گا

....

تُو نہ سمجھا ہے نہ سمجھے گا کبھی اے فلسفی
چھیڑتے ہیں کس طرح تارِ ربابِ زندگی
روشنی میں تُو پہنچ جا منزل مقصود تک
اے مسافر ڈھل رہا ہے آفتابِ زندگی

....

ہائے تنکوں کے سہاروں نے ڈبویا ہے مجھے
جُز ترے کاش نہ کوئی بھی سہارا ہوتا
تیری دہلیز پہ مر جاتا خوشی کے مارے
اندر آنے کا اگر مجھ کو اشارا ہوتا

....

کتنا ہے خوش نصیب ظفرؔ آج تک جسے
دنیا کے حادثات پریشاں نہ کر سکے

....

یا رب تو میری ساری خطائیں معاف کر
بگڑی مری بنا دے کہ تُو کارساز ہے
مانا کہ میں گناہوں میں حد سے گزر گیا
لیکن تیری بھی چادرِ رحمت دراز ہے

(الف۔ن۔ع)

مرنے والے قادیانیوں کے لئے سرکاری امداد؟

اجمل نیازی اپنے کالم بے نیازیاں میں لکھتے ہیں۔

پاکستان میں عبادت گاہوں کو ہی کیوں دہشت گردی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جمعے کا دن اس کے لئے مرغوب ہے۔ مسیحیوں کے چرچ کے لئے اتوار کا دن منتخب کیا گیا۔ یورپ اور امریکہ کا منصوبہ ہے کہ مذہب سے لوگوں کی وابستگی ختم کر دی جائے۔ اس طرح تو یہ وابستگی ایک وارفتگی بنتی چلی جارہی ہے۔

مذہب کے نام پر ہمیں تقسیم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سے پہلے شیعہ کافر سنی کافر کے نعرے کیوں لگوائے گئے۔ امام بارگاہوں پر حملے ہوئے۔ مسجدوں میں نماز پڑھنے والوں کو نماز جنازہ کے لئے تیار کر دیا گیا۔ خون کی ہولی کہاں نہیں کھیلی گئی۔ عبادت میں مصروف بے خبر بے قصور اور بے ضرر لوگوں پر قیامت توڑ دینا ان لوگوں کا کام نہیں جو قیامت پر یقین رکھتے ہوں۔.........خدا صرف ماننے والوں کا خدا نہیں وہ نہ ماننے والوں کا بھی خدا ہے۔ سکھ بھی تو ہیں۔ سکھ دھرم کے بانی بابا جی گورونانک کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ مسلمان تھے۔ ہر کسی کا اپنا عقیدہ ہے اور اسے اپنے عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ہے۔ قادیانیوں کے خلاف انفرادی طور پر کئی واقعات ہوئے ہیں مگر یہ سانحہ دل ہلا دینے والا ہے۔

میں نجانے کیا کچھ کہنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میں بہت غمزدہ ہوں۔ عبادت کرتے لوگوں کے ساتھ یہ سلوک کیا کوئی مسلمان کر سکتا ہے۔ کوئی انسان بھی نہیں کر سکتا۔ دہشت گردی کرتے وقت کوئی بھی کچھ بھی نہیں ہوتا۔ وہ یہ کام خود نہیں کر رہا ہوتا۔ اس سے کرایا جا رہا ہوتا ہے۔ اگر یہ مذہبی جنونی ہیں تو پھر بھی وہ مذہب کے حق میں نہیں ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس طرح لوگوں کو عبادت کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔ اس طرح کسی کو اپنا مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔......

میں مذہبی بحث سے بالاتر ہو کر یہ سوچ رہا ہوں کہ قادیانی پاکستانی تو ہیں۔ اس ملک کے شہری تو ہیں۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان نامور پاکستانی تھے۔ بانی پاکستان قائداعظمؒ نے انہیں خط میں مائی سن (میرے بیٹے) لکھا۔ کیا قائداعظم کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ کس کو وزیر خارجہ بنایا جارہا ہے۔ نامور سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے بھی پاکستان کے لئے کوئی ایسی ویسی بات نہیں کی۔ انہوں نے مرنے کے بعد پاکستان میں دفن ہونا پسند کیا۔ میں دل سے کہہ رہا ہوں کہ دہشت گردوں کا یہ حملہ قادیانیوں پر حملہ نہیں یہ پاکستان پر حملہ ہے اور ایک عالمی سازش ہے۔ پاکستان کو بدنام کرنے کی سازش..........۔

یہ بات دکھ دینے والی ہے کہ گڑھی شاہو اور ماڈل ٹاؤن میں سیکیورٹی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ دو سپاہی اونگھ رہے تھے اور ان کی بندوقیں ان کے پاس لیٹی ہوئی پڑی تھیں۔ قادیانی جماعت کے امیر نے بتایا ہے کہ ان سے کسی حکومتی آدمی نے رابطہ نہیں کیا۔ دہشت گردی میں مرنے والوں کے لئے امداد کا اعلان ہوتا ہے۔ اس موقع پر ابھی تک نہیں ہوا۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی اور ن لیگ کے حکمرانوں کے بیانات پڑھیں تو شرم آتی ہے۔ جماعت قادیانی کے اکابرین نے جس صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے قابل تحسین ہے۔

(نوائے وقت یکم جون 2010ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ یورپ

7

مختلف ممالک کے وفود سے ملاقاتیں، فیملی ملاقاتیں، اعلانات نکاح اور اجتماعی بیعت

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

28 جون 2010ء

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔ صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے جلسہ جرمنی پر آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

سب سے پہلے ہنگری (Hungary)، اسٹونیا (Estonia) لیتھونیا (Lithuania) اور رومانیا (Romania) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ہنگری کے وفد سے ملاقات

ہنگری سے 9 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ اس وفد میں ایک خاتون Miss Toth Andrea Judit تھیں۔ جو لوگوں کو Job کے مواقع تلاش کرنے والے ادارے میں Top Job Key Account Manager ہیں ہنگری کے علاوہ جرمن اور انگریزی بھی روانی سے بولتی ہیں۔ موصوفہ نے سر پر دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ حضور انور نے انہیں دیکھ کر کہا کہ آپ تو احمدی لگتی ہیں۔ تو انہوں نے جواب میں کہا انشاء اللہ۔ موصوفہ نے بعد میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کی شخصیت ایک روحانی شخصیت ہے اور رعب ہے۔ میں کچھ پوچھنا چاہتی تھی لیکن پوچھ نہ سکی۔ موصوفہ بہت اچھا اثر لے کر واپس گئی ہیں۔

ہنگری سے آنے والے ایک دوست Mr. Deak Gyorgy صاحب تھے۔ موصوف مذہباً عیسائی ہیں اور پیشہ کے اعتبار سے کاروباری شخصیت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربیان کو ہدایت فرمائی تھی کہ بک سٹالز وغیرہ پر اور مختلف جگہوں پر ایک دو ورقہ جماعتی لٹریچر رکھوانے کی کوشش کریں۔ جس کا دل ہو اٹھائے اور رابطہ کرے۔ چنانچہ ان صاحب نے بھی اپنے ہاں جماعتی لٹریچر رکھوایا اور خود بھی اس سے استفادہ کیا اور اس ذریعہ سے جماعت سے تعلق پیدا ہوا تو جلسہ جرمنی پر آئے۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ جلسہ جرمنی پر آپ نے کیا دیکھا۔ کہنے لگے کہ یہ سارا جلسہ ہی بہت حیران کن تھا۔ مجھے یہاں آکر پتہ چلا ہے کہ کس طرح دین کی صحیح اور سچی تعلیمات پر عمل کیا جاتا ہے۔ تمام قومیں ایک جگہ پر ایک ہی مقصد کے لئے جمع ہیں اور سب آپس میں محبت و پیار سے رہ رہے ہیں۔

حضور انور سے ملاقات کا خاص اثر سارا دن ان پر رہا۔ جب ہمارے ہنگری کے مربی صاحب نے ان سے ان کے تاثرات پوچھے تو کہنے لگے کہ مجھ پر حضور انور کی شخصیت کا اس قدر اثر ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ میں نے ایسی روحانی شخصیت پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ جلسہ کے دوران انہوں نے قرآن کریم اور دوسرا لٹریچر بھی خریدا اور سارا وقت مطالعہ میں مصروف رہے۔ جلسہ کے تمام پروگرام سنے اور نمازوں کے دوران بھی جلسہ گاہ میں موجود رہے اور سب کچھ دیکھتے رہے۔

ہنگری سے آنے والے ایک دوست Mr. Hejjas Istvn تھے۔ موصوف کیتھولک عیسائی ہیں مگر خیالات خاصے پروٹسٹنٹ ہیں اور بائبل کے حوالوں والا سب سے قدیم ہنگیرین نسخہ ہر وقت اپنے پاس رکھتے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہنے لگے کہ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے اور مجھے بہت اچھا لگا ہے۔ خبروں میں تو دین کی ایک اور ہی تصویر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اس طرح کا ماحول جو یہاں آکر ہم نے دیکھا ہے۔ ہم میں سے تو اسے کوئی نہیں جانتا تھا کہ احمدی اس قدر مہذب اور منظم اور پُرامن ہیں اور سارے ہی ایک دوسرے سے محبت سے پیش آتے ہیں۔

جب یہ جلسہ میں شرکت کے لئے آئے تو ان کے اعصاب میں تناؤ تھا کہ نہ جانے یہ کیسی جگہ ہوگی اور کیسے لوگ ہوں گے۔ لیکن جب انہوں نے حضور انور کا دوسرے روز خواتین سے خطاب اور جرمن مہمانوں سے خطاب سنا تو ان کا بات کرنے کا انداز ہی بدل گیا اور لوگوں سے گھل مل گئے۔ حضور انور کو آتے جاتے دیکھنے کے لئے قطار میں آگے کھڑے ہو جاتے اور پھر خوشی سے بتاتے کہ میں حضور کو دیکھ کر آیا ہوں۔ آج میں نے اتنی دفعہ حضور کو دیکھا ہے۔

ایک صاحب Mr. Tahir Ismael تھے جو صومالیہ کے ہیں۔ لیکن ہنگری میں آباد ہیں اور ان کی مستقل رہائش ہنگری میں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ حضور انور صرف احمدیوں کے خلیفہ ہیں یا ساری دنیا کے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جب آنحضرت ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی اور آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ پڑھی کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسولؐ اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ جو اس مجلس میں موجود تھے، کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے ایک آدمی اٹھے گا اور وہ اس کو واپس لے آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح مسیح موعود و مہدی معہود کے آنے کی اور بھی پیشگوئیاں ہیں اور قرآن کریم اور احادیث میں اس کا ذکر ہے اور اس کے آنے کا زمانہ اور وقت بھی بتا دیا گیا ہے کہ یہ یہ ہوگا۔ ٹرانسپورٹ سسٹم بدل جائے گا اور تیز رفتار سواریاں آجائیں گی۔ فاصلے کم ہو جائیں گے۔

اور ایک اہم نشان یہ ظاہر ہوگا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ چاند کو گرہن، چاند کی 13,14 اور 15 تاریخ کو ہوتا ہے۔ جب چاند مکمل روشن ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ اسی طرح سورج گرہن کی تاریخیں 27,28 اور 29 ہوتی ہیں۔ چنانچہ پیشگوئی کے مطابق سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی 28 تاریخ کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو ایسے نشان ہیں جو اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا ہمارے مہدی کی صداقت کے لئے یہ بہت بڑا نشان ہوگا اور رمضان المبارک میں ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے آپ کے دعویٰ کے بعد سال 1894ء میں رمضان المبارک میں مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگا۔ بڑا واضح نشان دنیا نے دیکھا۔ اس وقت کے اخبارات نے اس بارہ میں لکھا، اس کا ریکارڈ موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ کی یہ بھی پیشگوئی تھی کہ حضرت امام مہدی کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوگا۔ 1908ء میں حضرت مسیح موعود کی وفات ہوئی اور آپ کی وفات کے بعد پیشگوئی کے مطابق خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔

آنحضرت ﷺ جو بات کرتے تھے خدا سے علم پا کر کرتے تھے خدا سے وحی پا کر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہی خدا سے علم پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسیح و مہدی آئے گا تو اس کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اور تم اس کو ماننا، اس کو قبول کرنا۔ یہ خلافت تمام...... کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک حدیث میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کا مقام دیا۔ یہ آنے والا آنحضرت ﷺ کا سچا متبع ہوگا اور آپ پر ایمان لانے والا ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے بعد جو خلافت کا سلسلہ جاری ہے یہ خلافت صرف احمدیہ کمیونٹی کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام...... کے لئے ہے۔ مسلمانوں میں سے بھی لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہم صرف غیروں کو ہی دعوت حق نہیں کرتے بلکہ ہر مذہب اور ہر فرقہ کو دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ پس خلافت احمدیہ پہلے...... کے لئے ہے اور پھر باقی دنیا کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس صومالین دوست کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ احمدیت کا لٹریچر پڑھیں۔ اس دوست نے بڑی سعادت سے کہا مجھے خلافت کی اب سمجھ آ گئی ہے۔ میں دعا بھی کروں گا۔

ملک رومانیہ (Romania) سے ایک دوست Alexandru Paul Cohut جلسہ جرمنی میں شرکت کے لئے آئے تھے اور آج کی اس مجلس میں موجود تھے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ عیسائی آرتھوڈوکس تھیالوگ (Theolog) ہونے کے ساتھ ساتھ جرنلسٹ ہیں اور پبلک ریلیشن

میں ماسٹرز بھی کیا ہوا ہے اور دوسری بار جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔حضور انور نے فرمایا پھر تو آپ کو جماعت کا تعارف بھی نسبتاً زیادہ ہوگا۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں شہدائے لاہور کے حوالہ سے افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا۔ حضور انور نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

مہمان نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ ملاقات کے موقع پر مجھے ایک کتاب Revelation, Rationality, Knowledge and Truth دی تھی اور اسے پڑھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ اس کتاب کا کچھ حصہ میں نے پڑھا ہے۔ یہ بہت ہی گہرے علم پر مبنی عمدہ کتاب ہے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا رومانین زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے وہ مربی سلسلہ کی مدد کرتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا میری دعا ہے کہ جماعت کا لٹریچر ترجمہ کرتے ہوئے اور اس پر غور کرتے ہوئے آپ احمدیت قبول کرنے والے بن جائیں۔موصوف نے کہا کہ میرے لئے یہ ایک بہت بڑا فیصلہ ہوگا۔حضور انور نے فرمایا میں اپنی دعا کا اظہار کر رہا ہوں۔

موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل کر بہت خوش تھے۔اس نے بعد میں بار بار خوشی کا اظہار کیا اور بڑی محبت سے کیا اور یہ بھی کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے گرد ایک نور کا ہالہ سا بنا ہوا محسوس ہوتا ہے۔اس نے بتایا کہ اگر خدا کہیں سے مل سکتا ہے تو وہ یہ آپ کا جلسہ ہے اور یہاں بہرحال کہا جاسکتا ہے کہ خدا موجود ہے۔

اسٹونیا کے وفد سے ملاقات

ملک اسٹونیا (Estonia) سے 9 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی توفیق پائی۔ اس وفد میں چھ عیسائی اور تین احمدی احباب شامل تھے۔ان میں سے پانچ افراد نے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اس وفد میں انجینئر، اساتذہ اور وکیل اور دیگر احباب شامل تھے۔ان میں سے چار افراد کار کے ذریعہ تقریباً دو دن کا سفر طے کرکے اس بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت پر تمام احباب بہت خوش تھے۔ان کی خوشی کی انتہاء نہ رہی جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انہیں شرف ملاقات حاصل ہوا۔

ایک دوست نے بتایا کہ وہ وکیل ہیں اور پہلی دفعہ آئے ہیں۔ جماعت کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں مدد کر رہے ہیں۔انہوں نے جلسہ کے انتظامات کی بہت تعریف کی کہ بڑا پُرامن تھا۔ بہت زیادہ لوگ جمع تھے لیکن کہیں کوئی بدانتظامی نہیں تھی بہت حیران کن تھا۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ نے خود ہر چیز دیکھ لی ہے اب آپ ہمارے رجسٹریشن کے کیس کو بہتر طور پر پیش کرسکیں گے۔

موصوف نے حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ اسٹونیا میں اس وقت تاتاری، ازبک اور آذربائیجانی قوم کے لوگ رہ رہے ہیں۔ یہ سابقہ سوویت یونین کے زمانہ سے رہ رہے ہیں اور اب اسٹونین نیشنل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہماری کمیونٹی بہت مختلف ہے، ہم پُرامن طریق سے رہتے ہیں۔ دین کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔

اسٹونیا سے آنے والی ایک خاتون نے بتایا کہ دوسری دفعہ آئی ہوں۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کیا دونوں مرتبہ کوئی فرق دیکھا ہے۔موصوفہ نے بتایا کہ میں نے جلسہ میں شامل ہوکر بہت لطف اٹھایا ہے۔تقاریر سنی ہیں اور میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ہر انتظام ہی حیرت انگیز تھا۔

حضور انور نے فرمایا دنیا کے حالات بدل رہے ہیں۔اس لئے یہاں سیکیورٹی سسٹم بھی بدلا ہے۔ یہ آپ لوگوں کی حفاظت کے لئے بدلا ہے۔

ایک خاتون نے بتایا کہ میں کرسچین ہوں۔ پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ بہت زبردست تجربہ تھا۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ اکٹھے تھے لیکن سب پُرامن تھے اور ہر ایک دوسرے کا خیر خواہ اور دوسرے کا خیال رکھنے والا تھا۔

اسٹونیا سے آنے والے ایک مہمان نے بتایا کہ میں پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہوں۔ یہاں آنے سے قبل میں نے دین حق کا مطالعہ کیا ہے۔ میرے مسلمانوں سے زیادہ تعلقات نہیں تھے اور میرا کوئی مذہب نہیں ہے۔ میں اپنے طریق پر خدا کا قائل ہوں۔موصوف نے بتایا کہ میں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں میڈیا کے ذریعہ، انٹرنیٹ کے ذریعہ اور بعض دوسرے ذرائع سے معلومات حاصل کی تھیں اب یہاں آکر مجھے احمدیت کے بارہ میں بہت زیادہ معلومات ملی ہیں اور مجھے جماعت احمدیہ کو گہرائی سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔میں نے جماعت کو دین کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والا پایا ہے۔

ہنگری سے آنے والی ایک لڑکی نے بتایا کہ میں کرسچین ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا لیکن آپ ایک احمدی کی طرح نظر آرہی ہیں۔ آپ سب کے یہاں آنے سے خوشی ہوئی ہے۔ یہاں مختلف قوموں کے لوگ آئے ہیں اور یہ سچی UNO ہے کہ مختلف قوموں کے نمائندے ہیں اور سب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ کوئی اختلاف اور کوئی ڈسٹربنس نہیں ہے۔

ملک افغانستان سے بھی آنے والے ایک احمدی دوست آج کی اس مجلس میں موجود تھے۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنی جماعت کا سلام پہنچایا اور بتایا کہ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے جس میں میں شامل ہو رہا ہوں۔ میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔

ہنگری اور اسٹونیا سے بعض پاکستان احمدی نوجوان بھی آئے تھے جنہوں نے اپنا تعارف کروایا۔

ملک اسٹونیا (Estonia) سے آنے والے ایک عیسائی دوست Mr. Vahur Vark جو کہ پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ منہ اندھیرے، صبح تین بجے ہوٹل سے اکیلے ہی نماز تہجد کے لئے جلسہ گاہ پہنچ گئے اور پہلی صف میں کھڑے ہوکر مکمل نماز تہجد، نماز فجر ادا کی اور درس قرآن میں بھی شامل ہوئے۔ جب ان سے ہمارے مربی صاحب نے پوچھا کہ آپ کو کیسے خیال آیا کہ اس طرح نماز میں شامل ہوں تو کہنے لگے کہ میں دن کی ساری کارروائی دیکھ چکا تھا۔ رات کے پروگرام میں آپ کیا کرتے ہیں اس کو بھی دیکھنا چاہتا تھا۔ پھر نماز فجر میں بھی شامل ہوا۔ رات کی اس نماز نے مجھے بہت سکون عطا کیا ہے۔

لتھوانیا کے وفد سے ملاقات

ملک لتھوانیا (Lithuania) سے تین افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ اس وفد میں دو ہندو اور ایک احمدی دوست شامل تھے۔ ان سب افراد نے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے مرد اور خاتون نے بتایا کہ ہم نیپال کے باشندے ہیں اور لتھوانیا میں مقیم ہیں۔ میں گزشتہ آٹھ ماہ سے جماعت کو جانتا ہوں۔ یہاں آنے سے قبل مجھے خوف تھا کہ...... کے ایک بڑے اجتماع میں جارہا ہوں۔ میرے بہت سے خدشات تھے۔لیکن جب یہاں آیا تو سب خوف دور ہوگیا۔ میں سب سے ملا، لوگ بہت محبت سے پیش آئے مجھے بہت سکون ملا۔ بہت سیکیورٹی تھی اور سب انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔

حضور انور نے فرمایا جو سچے ...... ہیں۔ وہ برے نہیں ہیں۔آپ کے یہاں آنے سے خوشی ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہماری کمیونٹی نیپال میں بھی ہے اور رجسٹرڈ کمیونٹی ہے۔ ان مہمانوں نے بتایا کہ ہم نے جلسہ کی تمام تقاریر سنی ہیں بہت معلوماتی تھیں اور ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا امید ہے کہ آپ کا اچھا خیال رکھا ہوگا۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو معذرت قبول فرمائیں۔

بعدازاں سبھی مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ان وفود میں شامل ایک پاکستانی احمدی نوجوان نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کام بھی نہیں مل رہا اور میری فیملی نے بھی میرے پاس آنا ہے۔ ویزے کے مسائل بھی ہیں۔ حضور انور میرے لئے دعا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانچوں نمازیں باقاعدہ پڑھیں، نوافل پڑھیں اور خود بھی دعائیں کریں۔

ان چاروں ممالک کے وفود سے ملاقات کا یہ پروگرام بارہ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بلغاریہ کے وفد سے ملاقات

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں ملک بلغاریہ (Bulgaria) سے آئے ہوئے 60 افراد پر مشتمل وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس وفد میں 20 عیسائی حضرات، 20 غیر از جماعت مسلمان اور 20 احمدی احباب شامل تھے۔ اس وفد میں انجینئرز، اساتذہ، بزنس مین، وکیل، صحافی دو غیر از جماعت مسلمان امام مساجد اور دیگر زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔ 50 احباب بس کے ذریعہ 26 گھنٹے کا سفر طے کرکے اس بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے یہ تمام احباب بے حد خوش تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے چہرے دیکھتے ہی فرمایا کہ ماشاء اللہ نئے آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔حضور انور نے فرمایا گزشتہ سال جو یہاں سے واپس گئے تھے۔ انہوں نے جاکر یہاں کے حالات بتائے ہوں گے جس کی وجہ سے اس دفعہ نئے لوگ زیادہ آئے ہیں اور باوجود مخالفت کے آئے ہیں۔

جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ 60 کے وفد میں سے 40 افراد نئے آئے ہیں اور پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ غیر از جماعت مسلمان کون ہیں اور احمدی کون ہیں۔ اس پر احباب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے غیر احمدی مسلمان احباب سے دریافت فرمایا کہ آپ نے جلسہ دیکھا ہے۔آپ کے کیا تاثرات ہیں۔ کیا دینی تصور کے مطابق، دینی تعلیم کے مطابق ہم چل رہے ہیں۔ اچھا ہوا آپ آئے ہیں اور ہمیں نماز پڑھتے دیکھا ہے اور ہمارے عمل دیکھے ہیں، ہماری پریکٹس دیکھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو نئے آئے ہیں وہ بتائیں۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ کیا فقہ کا بلغارین ترجمہ موجود ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا فقہ ایک ایسی چیز نہیں ہے جس کو لے کر مذہب کے لئے مسئلہ بنالیا جائے۔ اصل چیز قرآن کریم کی تعلیمات ہیں ان کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ اصل چیز یہ دیکھنے والی ہے کہ ہم قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق کس حد تک عمل کرنے والے ہیں اور اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہیں۔حضور انور نے فرمایا مختلف فقہ ہیں، فقہ حنفی ہے، شافعی ہے پھر فقہ مالکی اور حنبلی ہے۔ 72 فرقے بنے ہوئے ہیں اور سب کے آپس میں اختلافات ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے یہ بتایا کہ اصل خدا کا کلام ہے۔ قرآن مجید ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی سنت و

حدیث ہے۔ جو حدیث قرآن کریم کی تائید کرے اس کو لے لو اور جو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق نہ ہو اس کو چھوڑ دو۔

پس اصل قرآن کریم ہی ہے اور آنحضرت ﷺ کا اسوہ ہے۔ آپ کا نمونہ اور عمل ہے اس کو پکڑیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہاں آکر جماعت کے بارہ میں کوئی ایسی بات نظر آئی ہے جو آپ کے نزدیک پہلے اور تھی اور یہاں اس کے الٹ نظر آیا ہے اور اگر کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی، ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نظر نہیں آیا تو پھر اصل چیز یہ ہے کہ یہ صحیح دین جو قرآن کریم اور حدیث کے مطابق ہے۔ اس پر غور کرنا چاہئے۔ یہ فقہ وغیرہ تو ضمنی چیزیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر ان امام صاحب کو حقیقت میں دین کی تلاش ہے تو خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اگر یہ جماعت احمدیہ صحیح ہے تو ہمیں بھی حضرت مسیح موعود کو پہچاننے کی اور آپ پر ایمان لانے کی توفیق بخش۔

ایک مہمان نے کھڑے ہو کر لاہور کے واقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ یہ سب شہداء آسمان پر چمکتے رہیں گے اور برکتیں ملیں گی جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

ایک صاحب جن کے والد مسلمان تھے لیکن یہ خود عیسائی ہیں، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ آپ کس طرح عیسائی ہوئے، انہوں نے بتایا کہ میں بائبل کو پڑھ کر اور سمجھ کر عیسائی ہوا ہوں۔ میں نے ذاتی طور پر تحقیق کی تھی جو بائبل میں تھا وہ قرآن کریم میں بھی ہے۔ بائبل کو 40 آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ جگہ پر لکھا اور سب نے ایک ہی بات لکھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ خود کہہ رہے ہیں کہ اس کو 40 آدمیوں نے لکھا تو پھر ثابت ہو گیا کہ یہ خدا کا کلام نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا کا کلام کونسا ہے۔ بائبل کو غور سے پڑھیں تو آپ کو اس میں اختلافات نظر آئیں گے۔ بائبل میں کافی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ تاریخی طور پر ان کا ریکارڈ موجود ہے۔ ہمارے لٹریچر سے بھی آپ کو یہ چیزیں مل جائیں گی کہ کہاں کہاں بائبل کی تعلیم میں اختلافات ہیں اور تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پرانی کتب کی جو تعلیمات اور بعض احکام جو بڑے واضح ہیں ان کا قرآن کریم نے بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن بعض پرانی کتب میں غلط آ گئے ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے خود بیان کیا ہے کہ اصل تعلیم یہ ہے۔ قرآن کریم تمام انبیاء کی عزت کرتا ہے اور تمام انبیاء کی عزت کرنے کی تعلیم دی ہے۔ بائبل میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کے مقام کو گرا کر پیش کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کلام تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے تو سب کو عزت دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں، ہر قوم میں نبی آیا اور ہم نے ہر نبی کو ماننا ہے۔ پہلی سوچ تو یہ پیدا کرنی چاہئے کہ ہم نے ہر ایک پر ایمان لانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا صرف قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ یہ تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور محفوظ ہے۔ اس میں کسی قسم کی ملونی نہیں اور کسی شرعی کتاب کا یہ دعویٰ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان کا چہرہ سعید فطرت ہے انشاء اللہ جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔

ایک خاتون نے بتایا کہ میں کافی عرصہ سے احمدیت کا مطالعہ کر رہی ہوں، احمدی واقعۃً سچے ہیں اور ساری دنیا میں سچائی ان کے پاس ہے۔ میں بھی احمدی ہونا چاہتی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ہم تو چاہتے ہیں کہ سب سچائی پر، حضرت مسیح موعود کے ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں تا کہ فتنہ و فساد ختم ہو جائے۔ جب حضرت مسیح موعود نے دعویٰ کیا تو وہ اکیلے تھے۔ پھر مسلمانوں، سکھوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور یہودیوں میں سے لوگ آپ کے ہاتھ پر اکٹھے ہوئے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس وقت دین کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے۔ اگر یہ حقیقت میں جماعت میں شامل ہونا چاہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتی ہیں تو بڑی خوشی سے شامل ہوں۔ ہم تو یہی منادی کرتے ہیں کہ آؤ اور ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جاؤ۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور انور کی تلاوت بہت پیاری لگتی ہے۔ ہوٹل میں جہاں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں وہاں ایک شخص نماز پڑھاتا ہے اس کی تلاوت میں آواز میں فرق ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر ایک وہی پڑھ رہا ہوتا ہے جو قرآن کریم کی آیت ہے۔ زبان کے لحاظ سے، آواز کے لحاظ سے ادائیگی کے طریق میں فرق ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اشہد کی بجائے اسھد کہا کرتے تھے تو ادائیگی میں زبان کی وجہ سے فرق تھا۔

حضور انور نے فرمایا ہم قرآن کریم میں زیر و زبر کیا ایک شوشہ کا بھی فرق نہیں سمجھتے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت مسیح نے دمشق میں آنا تھا۔ آپ کے مسیح قادیان میں آئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ لٹریچر پڑھیں۔ مسیح کے آنے کے بارہ میں تو یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ دو فرشتوں پر ہاتھ رکھ کر آنا تھا اور ایک سفید مینارہ پر اترنا تھا۔ اب بتائیں کونسا مینارہ ہے جس پر اترنا تھا۔ حضور انور نے فرمایا یہ سب تمثیلی باتیں ہیں۔ دمشق میں آنے سے مراد، دمشق کے مشرق میں آنے کا اشارہ ہے کہ مسیح اس علاقہ میں آئے گا جو مشرق کی طرف ہوگا۔ اب قادیان مشرق میں آتا ہے۔ یہ سب تمثیلی کلام ہے۔ یہودیوں کو بھی تمثیلی کلام سے دھوکہ لگا تھا تو انہوں نے حضرت عیسیٰ کو نہ مانا کہ ایلیا کے انتظار میں رہے۔ آپ جماعت کا لٹریچر پڑھیں اس میں وہ سب احادیث موجود ہیں جو مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارہ میں تمام امور کھول کر واضح کر کے بیان کرتی ہیں۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ ہر چیز جو دھوکہ دینے والی ہے۔ گمراہی پھیلانے والی ہے۔ دجل ہے اور اس لئے دجال ہے۔ عیسائیوں نے جو دھوکے دیئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ آسمان پر چلے گئے۔ عیسائیوں کے اس دھوکے سے کئی مسلمان عیسائی ہو گئے اور یہ عقیدہ بھی اپنا لیا۔ حضرت مسیح موعود نے آکر عیسائیوں کے اس عقیدہ کا رد کیا ہے اور دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز آسمان پر نہیں گئے بلکہ زمین میں ہی باقی انبیاء کی طرح دفن ہوئے ہیں۔ تو عیسائیوں کو اس عقیدہ سے روکنا اور اس کا رد کرنا یہی دجال کو قتل کرنا بھی ہے۔

اب جو یہ ذکر ہے کہ آنے والا مسیح خنزیر کو قتل کرے گا تو کیا وہ ساری دنیا کے خنزیروں کو مارتا رہے گا۔ اس کام پر لگا رہے تو وہ پیغام کب اور کیسے پہنچائے گا جو اس کے سپرد ہے اور وہ کام جو اس کے ذمہ ہے وہ کس طرح کرے گا۔ اس بارہ میں ساری حدیثیں دیکھیں تو آپ کو صحیح اندازہ ہوگا کہ حدیث کا مطلب کیا ہے۔ ان احادیث کے معانی کو سمجھنے کے لئے خالی الذہن ہو کر لٹریچر پڑھنا پڑھے گا۔ پھر دعا کر کے خدا سے راہنمائی حاصل کریں۔

بلغارین وفد کا حضور انور کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام قریباً دو پہر ایک بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ خواتین نے حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا اور حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی رہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی جماعتوں فریکفرٹ ریجن، Stade، Osnabruck، Ebingen، Honnover، Husun، Burtehude، Bielefeld اور Viersen کے علاوہ بیرونی ممالک پاکستان، امریکہ، فن لینڈ، آسٹریا، البانیا اور بلغاریہ سے آنے والی فیملیز اور احباب جماعت شامل تھے۔

مجموعی طور پر 37 فیملیز اور 16 سنگل افراد کو ملا کر 136 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل احباب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی اور لواحقین سے اظہار تعزیت فرمایا۔

نماز ہائے جنازہ

1۔ مکرم زاہد عزیز صاحب۔ جرمنی

مورخہ 24 جون کو وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے۔ باوفا اور مخلص احمدی تھے۔ مشرقی جرمنی کی جماعت Zwickau میں بطور صدر جماعت خدمت بجالاتے رہے۔

2۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ جرمنی

25 جون 2010ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مخلص، خلافت اور نظام سلسلہ سے محبت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب صدر جماعت Dornheim کی والدہ تھیں۔ ان کی اولاد بھی خدمت دین میں پیش پیش ہے۔

3۔ مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ۔ جرمنی

24 جون 2010ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ مخلص، وفا شعار اور نیک خاتون تھیں۔ آپ مکرم نعیم احمد بٹ صاحب بادہمبرگ جرمنی کی والدہ تھیں۔ مرحومہ کی عمر تقریباً 80 سال تھی۔

نماز جنازہ حاضر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چار مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

1۔ مکرمہ صغریٰ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد چوہدری صاحب۔ شیخوپورہ

14 مارچ 2010ء کو بعارضہ کینسر 63 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور نیک دل خاتون تھیں۔

2۔ مکرم خضر حیات صاحب صدر جماعت سلانوالی

22 جون 2010ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت سادہ مزاج مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ آپ نے مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ 1990ء سے لے کر وفات تک آپ نے صدر جماعت سلانوالی خدمت کی توفیق پائی۔

3۔ مکرمہ سعیدہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمود الحسن صاحب راولپنڈی

31 مئی 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص کا تعلق رکھنے والی متقی، دعا گو اور قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ تعاون کرتیں اور احمدیت کیلئے بڑی غیرت رکھتی تھیں۔

4۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مشتاق صاحب کلفٹن کراچی

یکم دسمبر 2009ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نہایت صابرو شاکر، مہمان نواز، ملنسار، عزیز واقارب کی خیرخواہ اور صلہ رحمی کا خاص خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتیں اور ہر قسم کی خدمت کیلئے ہمیشہ تیار رہتیں۔ چندہ عام کے علاوہ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ زندگی کا ابتدائی حصہ قادیان کے پاکیزہ ماحول میں گزارا۔ وہاں کی تربیت اور ماحول کا آپ پر بہت گہرا اثر تھا۔

نکاحوں کا اعلان

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آٹھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔ عزیزہ ھبۃ الحبیب نیر صاحبہ بنت مکرم نیر نعیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم عطاء القادر نصیر ابن مکرم منیر الدین نصیر صاحب کے ساتھ۔

2۔ عزیزہ خالدہ سعید احمد بنت مکرم محمد سعید احمد صاحب کا نکاح عزیزم آکاش محمود ابن مکرم ناصر محمود صاحب کے ساتھ۔

3۔ عزیزہ منظور مریم صدیقہ بنت مکرم طاہر منظور احمد صاحب کا نکاح عزیزم احمد حامد ابن مکرم احمد محمود صاحب کے ساتھ۔

4۔ عزیزہ مہر النساء احمد بنت مکرم ندیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم علی مسعود ابن مکرم مسعود انور صاحب کے ساتھ۔

5۔ عزیزہ صباحت لطیف انجم بنت مکرم شاہد لطیف انجم صاحب کا نکاح عزیزم سید فراز احمد ابن مکرم سید امتیاز احمد صاحب کے ساتھ۔

6۔ عزیزہ صادقہ سحر احمد بنت مکرم چوہدری اسلام احمد صاحب کا نکاح عزیزم اسد باجوہ ابن مکرم منور احمد باجوہ صاحب کے ساتھ۔

7۔ عزیزہ سمیرا سارہ احمد بنت مکرم مظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم عطاء الواسع طارق ابن مکرم عبدالباسط صاحب طارق مربی سلسلہ جرمنی کے ساتھ۔

8۔ عزیزہ تنویر الاسلام حنا سید بنت مکرم امتیاز احمد خالد کا نکاح عزیزم دانیال جاوید ابن مکرم سید اقبال جاوید صاحب کے ساتھ۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سب فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ پہلے حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ تمام وہ لڑکے آجائیں جن کے نکاحوں کا اعلان ہوا ہے۔ حضور انور نے انہیں مصافحہ کی سعادت عطا فرمائی۔ پھر فرمایا اب لڑکیوں کے والد صاحبان آجائیں۔ چنانچہ سب نے باری باری مصافحہ کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

البانیہ کے وفد سے ملاقات

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق البانیا (Albania) اور کوسوو (Kosovo) سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔

ملک البانیا سے امسال 15 افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا تھا۔ البانیا سے آنے والے ایک احمدی دوست نے بتایا کہ آٹھ سال سے احمدی ہوں اور پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر ہوں۔ پہلی دفعہ جلسہ پر آیا ہوں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ جلسہ میں شامل ہو کر میں بہت خوش ہوں۔ خدا تعالیٰ کا بہت شکرگزار ہوں کہ جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں۔ بیعت کرنے کے بعد اب خدا تعالیٰ نے جلسہ میں شامل ہونے اور حضور انور سے ملنے کی توفیق دی ہے۔ میری پوری فیملی احمدی ہوچکی ہے۔ جماعت کی تعلیمات سے متاثر ہو کر احمدی ہوا ہوں۔ جماعت احمدیہ ہی اس وقت دنیا میں دین حق پر عمل پیرا ہے۔

حضور انور نے ان سے فرمایا آپ نے نماز سیکھی ہے، پڑھنی شروع کی ہے، قرآن کریم پڑھنا شروع کیا ہے۔ فرمایا نماز پڑھیں پھر آپ صحیح اور مضبوط احمدی بنیں گے۔

البانیا کے مربی سلسلہ نے بتایا کہ ان کی دو بیٹیاں ترکی گئی تھیں وہاں انہوں نے دینی تعلیم سیکھی اور اس طرح ان کے گھر میں دینی ماحول بنا اور انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی۔ ان کی دونوں بیٹیاں ہی ان کے قبول احمدیت کا موجب بنی ہیں۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پہلے مسلمان ہونے اور پھر احمدیت قبول کرنے میں کیا فرق ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد ایسے محسوس ہوتا ہے کہ خدا کا قرب اب حاصل ہوا ہے۔ خدا کو اپنے قریب محسوس کرتا ہوں۔

البانیا سے آنے والے ایک دوست جو ایڈووکیٹ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال بھی جلسہ پر آئے تھے اور پھر واپس جا کر مع اہلیہ بیعت کی تھی۔ ہم نے حضور انور سے بچے کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اب اہلیہ امید سے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رمضان المبارک میں دعا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے صحیح راستہ دکھائے۔ چنانچہ 27 رمضان سے قبل خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے اور بہت سارے لوگ ہیں۔ سب ایک قطار میں، ایک لائن میں ایک طرف جا رہے ہیں اور ان میں بہت سے پاکستانی دوست بھی ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس بلندی کی طرف جا رہے ہیں۔ پاکستانی دوستوں کا ہونا میرے لئے سچائی کی طرف دلیل تھی۔ چنانچہ میں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ بیعت کی۔

ایک دوست Mr. Ferdin Licaj نے بتایا کہ میں ساؤتھ البانیا سے ہوں لیکن آجکل ملک کے دارالحکومت ترانہ (Tirane) میں مقیم ہوں۔ میری فیملی مذہب اسلام کی پابند نہیں تھی۔ لیکن ملک میں کمیونزم آنے کے باوجود ہمارا دل ایمان سے خالی نہ ہوا۔ میں قرآن کریم پڑھتا رہا۔ لٹریچر پڑھتا رہا۔ نمازیں بھی پڑھتا تھا اور روزے بھی رکھتا تھا۔ اللہ کی تقدیر نے مجھے جماعت احمدیہ کے دو مربیان سے ملوایا۔ میں نے اپنے ایک دوست کے ذریعہ ان سے رابطہ کیا اور لٹریچر حاصل کیا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ وہی جماعت ہے جس کا مجھے حصہ بننا چاہئے۔ اب جلسہ سالانہ کے دوران میرا یہ خیال اور بھی مضبوط ہو گیا۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے ایک پکا احمدی بنائے اور میری ساری فیملی کو احمدی بنائے۔

آج میں بے انتہاء خوش قسمت ہوں کہ حضور کے سامنے بیٹھا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ بہت جلد جماعت کا ممبر بنوں گا۔

حضور انور نے فرمایا اللہ آپ کو قبول احمدیت کی توفیق بخشے۔ چنانچہ ملاقات کے بعد انہوں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اسی روز نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق پائی۔

ایک البانین دوست نے بتایا کہ وہ تیسری مرتبہ جلسہ پر آئے ہیں اور اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔ مربی سلسلہ نے بتایا کہ یہ دین کی تعلیم کو سمجھنے لگ گئے ہیں اور مخلص احمدی ہیں۔

ایک اور البانین دوست عبدالرحمٰن صاحب نے بتایا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے احمدی ہیں۔ ایک بیٹا بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا بڑا خاندان ہے۔ اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ دو بیٹوں نے احمدیت کے بارہ میں خوابیں دیکھی تھیں جس سے احمدیت قبول کرنے میں تقویت ملی ہے۔ بیٹے نے دیکھا کہ ایک جگہ پر بہت سے لوگ ہیں، داڑھیوں والے ہیں اور آپس میں لڑ رہے ہیں سامنے دوسرے میدان میں کچھ لوگ ہیں سفید لباس پہنے ہوئے ہیں لیکن بڑے پُرامن ہیں اور منظّم ہیں۔ خواب میں ہی پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو بتایا گیا کہ یہ احمدیہ جماعت ہے۔ موصوف نے بتایا کہ ہماری فیملی 12 ممبران پر مشتمل ہے۔ میں اور میرا بیٹا احمدی ہیں۔ باقی بھی انشاء اللہ ہو جائیں گے۔

شمالی البانیا سے تعلق رکھنے والے ایک علاقہ کے امام مسجد بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیشہ ہی خواہش رہی کہ امت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو۔ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو ایک امام حاصل ہے اور جو خلافت کی نعمت سے سرفراز ہے۔ میں نے حضور کو MTA پر دیکھا ہے۔ اپنے گھر میں آپ کو دیکھا ہے۔ میں جماعت کی تعلیمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ شکرگزار ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں آنے کا موقع دیا ہے اور جماعت کی تعلیمات کو زیادہ گہرائی سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ابھی میں آپ کی جماعت کا ممبر نہیں ہوں۔

حضور انور نے فرمایا جب تک دل کی پوری طرح تسلی نہ ہو اس وقت تک کسی چیز کو قبول کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ اپنی پوری تسلی کرلیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ امید ہے جب سمجھ کر قبول کریں گے تو بہت سے پرانے احمدیوں سے آگے نکل سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے حق کو سمجھ کر، پڑھ کر قبول کیا ہوگا۔

کوسوو کے وفد سے ملاقات

ملک کوسوو (Kosovo) سے امسال 11 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

وفد کے ایک ممبر ڈاکٹر عیسیٰ Rustemi صاحب میڈیکل ڈاکٹر ہیں اور پرانے احمدی ہیں۔ ان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے حج پر جانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے چھوٹے بھائی موسیٰ رستمی صاحب جو جماعت کے صدر بھی ہیں وہ گزشتہ سال حج پر گئے تھے۔ میرا ابھی جانے کا ارادہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ بھی جائیں۔

حضور انور نے موسیٰ Rustemi صاحب سے فرمایا کہ اب تو آپ نے حج کرلیا ہے۔ اب تو مخالف نہیں کہتے ہوں گے کہ احمدی حج پر نہیں جاتے تو موسیٰ رستمی صاحب نے عرض کیا کہ ان کے پاس ہر وقت کچھ نہ کچھ کہنے کے لئے موجود ہوتا ہے۔

Kosovo سے آنے والے وفد کے ایک رکن Mr. Mentor Ismajli نے حضور انور کے استفسار پر فرمایا کہ انہوں نے 2003ء میں بیعت کی تھی اور وہ سکول میں ٹیچر ہیں۔ جلسہ کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں ان کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ جلسہ سالانہ تو بہت سی برکات سمیٹتے ہوئے آیا۔ جب انہوں نے یہ الفاظ کہے تو ان کے چہرے پر عقیدت اور جذبات کے آثار نمایاں تھے۔ حضور انور نے فرمایا ان کے جذبات ان کے چہرے سے نظر آرہے ہیں۔

وفد کے ایک ممبر Mr. Mustafa Valdon نے بتایا کہ وہ بینک میں کام کرتے ہیں اور انگلستان میں ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ اب Kosovo کے حالات بہتر ہیں۔

وفد میں شامل ایک دوست Mr. Hajzer Shabani صاحب تھے انہوں نے بتایا کہ بوسنیا میں 1999ء میں بیعت کی تھی۔ احمدی ہونے سے قبل وہ امام مسجد تھے اور اب امامت چھوڑ دی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کا تو حق ہے کہ امامت کروائیں اور آپ نے امامت چھوڑ دی ہے۔

اس پر موصوف نے کہا کہ میں جب خود امام تھا

مجھے بعض چیزیں اچھی نہیں لگتی تھیں۔ لیکن دوسرے اماموں کو دیکھ کر کرنی پڑتی تھیں۔ احمدی ہونے کے بعد سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ آپ احمدی کس طرح ہوئے۔ موصوف نے بتایا کہ مدرسہ میں تعلیم کے دوران میں نے وہ تمام احادیث وغیرہ پڑھی تھیں جن میں حضرت امام مہدی کی آمد کا ذکر ہے۔ لیکن ہمیں یہ بتایا جاتا تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا اور احادیث کی تشریح بھی اس رنگ میں کی جاتی تھی جو کہ صرف ظاہری مطالب پر مشتمل تھی اور بعض اوقات یہ مطالب سمجھ بھی نہیں آتے تھے۔ پھر انہوں نے بتایا جب وہ امام مسجد تھے تو ان کے ساتھ امام، مولوی حضرات آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ احادیث جن میں امام مہدی کے آنے کا ذکر موجود ہے کس طرح ظاہری رنگ میں پوری ہوسکتی ہیں۔ مزید اس نے یہ بھی بتایا کہ میرا دل اس وقت بھی مطمئن نہیں تھا۔ جب جماعت کے مربی کی طرف سے ان احادیث کی تفصیل سنی تو دل مطمئن ہوگیا اور خدا تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ آجکل مزدوری کا کام کرتا ہوں، مستری ہوں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ میرے حالات ٹھیک کر دے۔ حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے آپ پریشان نہ ہوں۔

وفد کے ایک ممبر Mr. Rexhep Hasani نے بتایا کہ وہ 2002ء سے احمدی ہیں اور ایک سکول میں استاد ہیں۔ مربی سلسلہ کوسوو جاوید اقبال ناصر صاحب نے بتایا کہ یہ صاحب یونیورسٹی میں ان کے کلاس فیلو رہے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ انہیں افسوس ہے کہ وہ اس سے قبل جلسہ میں شامل نہ ہوسکے۔ لیکن اب انتہائی خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے امسال توفیق عطا فرمائی ہے۔ جلسہ میں شامل ہوکر مجھے روحانی لذت اور سرور ملا ہے۔

البانیا کے وفد سے ایک خاتون نے بتایا کہ وہ ترانہ (Tirane) کی رہنے والی ہیں۔ انہوں نے جلسہ دیکھا ہے۔ بڑا لطف آیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایمان میں مضبوطی عطا فرمائی ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور! میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحیح راستہ پر لے کر آئے۔

البانیہ سے آنے والی ایک خاتون نے بتایا کہ وہ پروفیشن کے لحاظ سے ٹیچر ہیں۔ ان کے بھائی احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ ہمارے ملک میں کمیونزم نے مذہبی روایات کو ختم کر دیا۔ لیکن ہم مذہب پر قائم رہے۔ ہم بھی انشاء اللہ جلد جماعت میں شامل ہوں گے۔ ان کے بیٹے احمدی ہو چکے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ اتنا بڑا اور عظیم الشان جلسہ ہوا ہے۔ جلسے کے سارے انتظامات دیکھے ہیں۔ ان سب چیزوں نے مجھے بہت ہی متاثر کیا ہے۔ ان کا بیٹا سائنس میں گریجوایشن کر رہا ہے۔ حضور انور نے ان کے بیٹے کو کہا اب اپنی والدہ کو بھی احمدی بناؤ۔

البانیا سے آنے والے وفد کے ایک احمدی ممبر نے کہا میں چھوٹی عمر سے ہی جماعت کو جانتا ہوں۔ جب جماعت کا مرکز ملک کے دارالحکومت Tirane میں قائم ہوا۔ اس وقت سے ہی بیت الذکر میں آنا جانا ہے۔ میرا خاندان دین پر قائم ہے۔ انشاء اللہ العزیز باقی بھی احمدیت میں شامل ہوں گے۔ میں امسال پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔

وفد میں شامل ہونے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ میں کمپیوٹر سائنس میں مزید تعلیم حاصل کروں اور جماعت کی خدمت کرسکوں، جس طرح ساری دنیا میں احمدیت کی مخالفت ہو رہی ہے۔ اس طرح البانیا میں بھی جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ ہے۔

موصوف نے بتایا حضور انور کی اقتداء میں پہلی نماز پڑھنے سے ہی میرے تمام شکوک دور ہوگئے۔ حضور انور کو قریب دیکھ کر میرے دل میں خدا تعالیٰ نے جو قربت اور محبت ڈالی ہے اس سے میری خلش دور ہوگئی ہے۔ میرے دل میں جو شکوک تھے وہ سب لاہور کے واقعہ نے دور کر دیئے ہیں۔ احمدیوں کے اعمال وہ ہیں جو سچے ...... والے ہیں۔ حضور! دعا کریں کہ میرا دوست بھی جماعت میں داخل ہو۔ حضور انور نے فرمایا اللہ اس کا سینہ کھولے۔

ایک البانین دوست نے بتایا کہ مدرسہ میں دینی تعلیم چار سال کے لئے حاصل کی تھی۔ اس تمام عرصے میں یہ کوشش کی کہ دلائل کی رو سے دین سیکھوں اور علم حاصل کروں۔ ہمیشہ حقیقت کو تلاش کرنے میں لگا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے البانیا کے دونوں مربیان سے رابطہ قائم ہوا۔ جب میں نے پہلی دفعہ خطبہ جمعہ سنا اور نماز پڑھی تو میں نے اپنے آپ کو حقیقت کے بہت قریب پایا۔ جماعت کے بارے میں میرا مزید تعارف بڑھا اور سب سے زیادہ جو چیز مجھے پسند آئی وہ یہ تھی کہ اس جماعت کا ایک امام ہے، ایک خلیفہ ہے اور ساری جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے اور یہی آنحضرت ﷺ کی تعلیم تھی۔ میں نے جو سنا تھا، اس جلسے میں شامل ہوکر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مجھے موقعہ ملا کہ جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں نہ کہ دوسروں سے سنوں۔ موصوف نے بتایا کہ ابھی تک میں نے بیعت نہیں کی لیکن پوری طرح تیار ہوکر بیعت کروں گا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کیا ابھی کسی قسم کے شکوک وشبہات باقی ہیں تو موصوف نے عرض کیا کوئی شکوک وشبہات نہیں، ہر چیز واضح ہے۔ بیعت کرنے سے پہلے مزید تسلی کرنا چاہتا ہوں۔

ایک دوست نے بتایا جس دن میں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آرہا تھا تو ایک رات خواب دیکھا کہ بہت بڑا میدان ہے۔ سارے ...... تھے لیکن میں کسی کو جانتا نہیں۔ سب قرآن کریم کی آیات تلاوت کر رہے تھے۔ جب میری باری آئی تو میں نے سورۃ التین کی تلاوت کی۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ چنانچہ جب میں جلسہ پر پہنچا اور حضور انور کی اقتداء میں سب سے پہلی نماز مغرب وعشاء ادا کیں تو حضور انور نے عشاء کی نماز میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔ اس سے میرا ایمان بہت مضبوط ہوا ہے اور یہ ہرگز اتفاقی حادثہ نہیں تھا۔

Kosovo سے آنے والے وفد کے ایک ممبر Mr. Muhmet Peci کو حضور انور نے دیکھتے ہی فرمایا میں آپ کو جانتا ہوں۔ آپ پرانے ممبر ہیں انہوں نے بتایا کہ Ph.D کر رہے ہیں اور یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور البانین لٹریچر کے مختلف مضامین پڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ دوسرے مختلف زبانوں کے رائٹرز (Writers) کے لٹریچر کا بھی تقابلی جائزہ اور موازنہ کرتے ہیں تو اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ تو میرے فیلڈ کے لئے بہت ضروری ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا۔ بعد ازاں ان دونوں وفود نے تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ البانیا اور کوسووو کے وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام چھ بجکر دس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بوسنیا، سربیا اور میسیڈونیا کے وفد سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بوسنیا (Bosnia)، سربیا (Serbia) اور میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بوسنیا سے تین، سربیا سے چار اور میسیڈونیا سے بیس افراد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ ان بیس میں سے دس عیسائی دوست تھے جنہوں نے جلسہ کے تمام پروگراموں میں شرکت کی اور تقاریر سنیں اور بہت اچھا اثر لیا۔ حضور انور سے ملاقات سے قبل ان عیسائی دوستوں نے مسنون طریق پر السلام علیکم کے الفاظ یاد کئے کہ حضور انور کو دینی طریق پر السلام علیکم کہیں گے اور حضور انور کے ہاتھ کو بوسہ دیں گے۔

بوسنیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Cazim Ferhatovic نے بتایا کہ میں نے دوسرے لوگوں کو دیکھا ہے ان میں کوئی اتحاد ومحبت نہیں ہے۔ آپس میں لڑتے ہیں۔ میں نے احمدی لوگوں میں اچھی چیزیں ہی دیکھی ہیں۔ پہلی دفعہ جلسہ سالانہ پر آیا ہوں۔ مختلف اقوام کے لوگ یہاں جمع ہیں لیکن سب میں اتحاد ومحبت ہے۔ مجھے اپیل کیا ہے۔ جلسہ پر میں نے جو کچھ دیکھا ہے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ امن، بھائی چارے کے ساتھ سب کام ہو رہے ہیں۔

بوسنیا سے آئے ہوئے ایک دوسرے دوست Elvedin Hadibulic نے بتایا کہ میں بھی پہلی دفعہ جلسہ سالانہ پر آیا ہوں۔ پہلے میں MTA پر جلسہ دیکھتا تھا۔ اب خود شامل ہوا ہوں۔ ایسا تجربہ ہوا ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوا۔ حضور کے سامنے میرے لئے بولنا مشکل ہو رہا ہے۔

ملک سربیا (Serbia) سے آنے والے دوست Izet Crnisaniu نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ابھی احمدی نہیں ہوں۔ پیشہ کے لحاظ سے بھی کپڑے پر پرنٹنگ کا کام کرتا ہوں۔ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں شامل ہوا ہوں۔ اس سے پہلے انٹرنیٹ پر دیکھتے تھے۔ جیسا انٹرنیٹ پر دیکھا تھا اس سے بہت بڑھ کر پایا۔ اتنے زیادہ لوگ تھے۔ سب میں پیار ومحبت دیکھا۔ ہر چیز ٹھیک تھی۔ جیسا سوچا تھا اس سے بہت بڑھ کر پایا۔

بوسنیا سے آنے والے دوست Elvedin صاحب کے بارہ میں بوسنیا کے مربی سلسلہ وسیم احمد سروعہ صاحب نے بتایا کہ یہ اس وقت معلم کا کورس کر رہے ہیں اور ان کی اہلیہ نے بعض مضامین کا ترجمہ شروع کر دیا ہے اور وہ بہت مخلص احمدی ہیں۔

ملک میسیڈونیا سے آنے والے ایک ممبر Selim Arifovski نے بتایا کہ وہ اللہ کے فضل سے گزشتہ 15 سال سے احمدی ہیں۔ پہلے جماعت کے پروگرام TV پر دیکھتا تھا۔ لمبے عرصہ کے انتظار کے بعد جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ جذبات بیان کرنا مشکل ہے۔ 96-1995ء سے ہمارے ذریعہ میسیڈونیا میں جماعت کا آغاز ہوا۔ ہم پہلے احمدی ہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور کو دیکھا ہے۔ یہ میرے لئے ایسی چیز ہے جس کا یقین کرنا مشکل ہے کہ میری زندگی میں ایسا ہوا کہ حضور کو دیکھ لیا۔

میسیڈونیا سے آنے والے ایک صاحب نے بتایا کہ حضور انور کو مل کر اور جلسہ میں شامل ہوکر میری زندگی کی ہر خواہش پوری ہو چکی ہے۔ حضور انور نے انہیں دعا دیتے ہوئے فرمایا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ایمان ویقین میں مزید بڑھائے اور آپ وہاں جماعت کو پھیلانے کا موجب بنیں۔

میسیڈونیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Dzafer Destanovski صاحب نے بتایا کہ وہ 1996ء سے احمدی ہیں۔ ان کو کافی احمدیوں کے ساتھ مل کر کام کا موقع ملا ہے۔ احمدیت کا نور ہمارے علاقہ میں پہنچا اور ہمارے علاقے کو منور کر دیا۔ جس احمدیت کو ہم نے پایا ہے اسی کو ہم آگے پھیلائیں گے۔ جب تک ہماری زندگی ہے ہم احمدیت کے پیغام کو پھیلاتے چلے جائیں گے۔ حضور انور نے اس پر فرمایا ماشاء اللہ۔ ایک دوست نے کھڑے ہوکر بتایا کہ میری زندگی میں یہ پہلا اور سب سے اہم موقع ہے کہ میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں۔ میں حقیقی احمدی ایک سال

پہلے بناجب جماعت کی کتب پڑھی تھیں۔1999ء میں فیملی احمدی ہوئی تھی۔ میں بھی احمدی ہوگیا تھا۔لیکن اس وقت مجھے احمدیت کا اتنا زیادہ علم نہ تھا۔ مربی سلسلہ نے بتایا کہ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ میں نے بھی سسٹر فہریہ کی طرح جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کا کام کرنا ہے۔سسٹر فہریہ ہماری بوسنین احمدی خاتون ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو جماعتی لٹریچر کے تراجم اور ان کی نظر ثانی کے سلسلہ میں گرانقدر خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔MTA کے پروگراموں میں بوسنین زبان میں ترجمہ بھی ان کے فرائض میں شامل ہے۔

میسیڈونیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Ramazan Memeti نے بتایا کہ قبل ازیں 1996ء اور 1997ء میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو چکے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ خلافت میں پہلی مرتبہ آیا ہوں۔

ایک دوست Safet Destanov صاحب نے بتایا کہ گزشتہ سال جلسہ جرمنی MTA کے ذریعہ دیکھا تھا۔امسال خود یہاں آیا ہوں۔یہاں کا ماحول بہت اچھا ہے۔لوگوں نے بڑی محبت سے ہمارا استقبال کیا۔ہر طرح ہمارا خیال رکھا اور اس طرح سے محبت و اخوت کا اظہار کیا کہ لگ رہا تھا کہ ہم سو سال سے ایک دوسرے کے واقف ہیں۔

ایک عیسائی دوست Miouski Dushko نے بتایا کہ وہ پیشہ کے لحاظ سے Bio انجینئر ہیں۔کھانے پینے کی اشیاء کے کنٹرول وغیرہ کا کام کرتے ہیں لیکن ان دنوں فارغ ہیں۔جلسہ کے بارہ میں اپنا تاثر بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔بہت اچھا جلسہ تھا۔سارے انتظامات حیران کن تھے۔

ایک اور عیسائی دوست Stefanouovski Manoil نے بتایا کہ وہ آثار قدیمہ کے ماہر ہیں اور ایک ادارے کے ڈائریکٹر ہیں۔اپنی تحقیقات کے حوالے سے کئی مضامین طبع کروا چکے ہیں اور ایک گیلری کے نگران بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک استفسار پر موصوف نے بتایا کہ اپنے شہر میں ایک میوزیم بنایا ہوا ہے جس میں پرانی چیزیں رکھی ہوئی ہیں۔ساتویں،آٹھویں صدی میں وہاں 70 فیصد آبادی مسلمانوں کی تھی۔جب سپین سے اسلام ختم ہوا تو ادھر میسیڈونیا میں شروع ہوا۔ترکوں کے ذریعہ 1490ء وغیرہ میں اسلام ہمارے ملک میں داخل ہوا۔اب ہمارے علاقے میں پچاس کے قریب مختلف کلچر کے لوگ آباد ہیں۔

میسیڈونیا سے آنے والے ایک عیسائی طالبعلم Koracov Igor نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ یونیورسٹی کے طالبعلم ہیں اور اکنامکس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا میں یہاں سے بہت مثبت تصویر لے کر جا رہا ہوں۔یہاں آکر جو دیکھا اس نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

Mr. Kovacov Vojo جو محکمہ جنگلات کے ڈائریکٹر ہیں اور Pechecvo شہر میں کام کرتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ جماعت کے ایک ممبر کے ذریعہ جلسہ پر آنے کا دعوت نامہ ملا تو یہاں آیا ہوں۔میں نے جلسہ کے تمام پروگرام سنے ہیں۔جلسہ کے بارہ میں تاثرات بہت لمبے عرصہ تک ہمارے ذہنوں میں رہیں گے اور ہم آپ کی مہمان نوازی سے بہت مطمئن ہیں۔آپ کے سیکیورٹی کے نظام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔اس جلسہ کی یاد ہمیشہ دل میں رہے گی۔ایک عیسائی دوست Miovski Ognan نے بتایا کہ میں نے اکاؤنٹنسی کی ایک فرم کھولی ہوئی ہے۔اس فرم کا ڈائریکٹر ہوں اور جماعتی اکاؤنٹ کا حساب بھی میں ہی چیک کرتا ہوں۔

گزشتہ سال مجھے ویزا نہیں ملا تھا اور میں نہیں آسکا تھا۔میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑے روحانی راہنما کے سامنے حاضر ہوں میں آپ کے جلسہ سے بہت مطمئن ہوں اور اب یہ زمانہ آگیا ہے کہ دنیا میں امن پھیلے اور دنیا کی بقا امن میں ہی ہے۔مجھے موقعہ ملا تو میں دوسری دفعہ بھی جلسہ میں ضرور شامل ہوں گا۔

ان کے ساتھ ان کی اہلیہ Miovski Suzana بھی موجود تھیں۔یہ خاتون سول انجینئر ہیں لیکن اپنے اس شعبہ میں Job نہ ملنے کی وجہ سے اپنے خاوند کی فرم میں کام کرتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لے جائے۔

ایک البانین دوست نے ذکر کیا کہ وہ آج بیعت کرنا چاہتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا خود سمجھ کر بیعت کر رہے ہیں یا کسی کے کہنے پر کر رہے ہیں یا اپنے چچا کے کہنے پر کر رہے ہیں۔موصوف نے عرض کیا کہ خود سمجھ کر کر رہا ہوں۔چچا نے بتایا کہ میں ان سب کو حضور انور کے خطاب پڑھنے کے لئے دیتا ہوں۔لٹریچر دیتا ہوں۔دو میسیڈونین دوستوں نے بھی بیعت کی خواہش کا اظہار کیا اور باقی دوستوں نے کہا کہ ہم بھی شامل ہونا چاہتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے آج نماز مغرب و عشاء کے بعد بیعت ہوگی۔آپ سب لوگ اس میں شامل ہو جائیں۔

ملاقات کے اس پروگرام کے آخر پر ان سبھی مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ گروپس کی صورت میں بھی اور انفرادی طور پر بھی تصاویر بنوائیں۔یہ لوگ باری باری حضور انور کے پاس آتے حضور کا ہاتھ پکڑتے،چومتے اور اپنے چہرہ کے ساتھ لگاتے اور تصویر بنواتے۔ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں عقیدت و محبت اور فدائیت کا اظہار کر رہا تھا۔

فیملی ملاقاتیں

وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجے ختم ہوا۔بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا، پاکستان،آسٹریا،بورکینا فاسو،دوبئی،سویڈن،ہنگری، سلوانیا،کبابیر،پولینڈ اور یوگنڈا کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں Husum،Datteln،Berlin، Bremen،Augsburg اور Munchen کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔

آج مجموعی طور پر 37 فیملیز کے 139 افراد نے اور پانچ احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں مکرم عبد الباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن جرمنی کے بیٹے عزیزم عطاء الواسع طارق کی تقریب رخصتانہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔تقریب رخصتانہ کا اہتمام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اجتماعی بیعت

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حسب پروگرام بیعت کی تقریب ہوئی۔آج کی اس تقریب بیعت میں ایک البانین دوست Mr. Ferdin Licat صاحب، دو میسیڈونین دوست مکرم Shaban Mehmeti اور مکرم Eroll Imeri صاحب نے اور ایک پولش خاتون Magdalena Legouicz صاحبہ نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔تینوں مرد احباب نے حضور انور کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھا جبکہ خاتون نے لجنہ کے ہال میں دیگر خواتین کے ساتھ بیعت کرنے کی سعادت پائی۔البانیا،کوسووو اور میسیڈونیا،بوسنیا سے آنے والے دیگر احمدی احباب نے بھی اس موقع پر بیعت میں شمولیت کی توفیق پائی۔یہ سبھی احباب اگلی صفوں میں موجود تھے۔حضور انور کے قریب بیٹھ کر انہوں نے دستی بیعت کی سعادت حاصل کی آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیعت کرنے کے بعد احباب جماعت نے ان نومبائعین کو گلے لگایا اور مبارکباد دی۔بیعت کرنے والے نومبائعین اور ان ممالک سے آنے والے پرانے احمدیوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔اخوت، بھائی چارہ،محبت و پیار کے ایسے نظارے انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا یہ کتنا عظیم الشان نشان ہے کہ اس کرہ ارض کے چپہ چپہ پر بسنے والوں کو رنگ و نسل ملک و قوم اور کلچر اور زبان کے فرق کے بغیر ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا ہے اور محبت و پیار کی ایسی لڑی میں پرو دیا ہے کہ اپنے اور بیگانے کی تمیز ہی نہیں رہی۔سبھی بنیان مرصوص کی طرح حبل اللہ کو تھامے ہوئے اور عروہ وثقٰی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے اپنے پیارے امام کی ایک آواز پر اپنا سب کچھ نثار کئے بیٹھے ہیں اور ایک ایسی وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں جس کے مقدر میں ٹوٹنا یا بکھرنا نہیں بلکہ مضبوط سے مضبوط تر ہو کر فتوحات کو گلے لگانا ہے اور دنیا کے ہر خطہ میں بسنے والے انسان کو توحید کے جھنڈے تلے لا کھڑا کرنا ہے۔یہی تقدیر الٰہی ہے۔دنیا کی کوئی مخالفت،کوئی طاقت اس تقدیر کو نہیں بدل سکتی۔

بقیہ صفحہ 10

50 گرام لیں اور 20 ایم ایل محلول فیملی میڈیسن ملا لیں۔اس طرح 500 ملی گرام والے 120 سے زائد کیپسول تیار ہوں گے۔

کیپسولوں میں بھر کر اسے معالج پیشہ احباب کاروباری شکل دے سکتے ہیں۔

س: بچوں کو استعمال کرانے کا آسان طریقہ کیا ہے؟

ج: شربت روح افزاء یا جام شیریں وغیرہ 100 ایم ایل لے لیں اور اس میں صرف 3-4 بوند محلول فیملی میڈیسن ملا لیں اور نصف تا ایک چمچ حسب عمر 3-4 مرتبہ پلائیں۔

بچوں کے پیٹ درد،قے،متلی،اپھارہ،اسہال سب میں مفید ہے۔

لتھوٹرپسی (Litho Tripsy)

گردوں اور مثانے کی پتھریوں کا علاج

ہمارے ملک میں خصوصاً ریتلے علاقوں میں بچوں میں گردوں اور مثانے کی پتھریاں عام ہیں۔ان پتھریوں کا علاج بذریعہ آپریشن بھی کیا جاتا ہے اور آپریشن کے بغیر بھی پتھریوں کو توڑنے کا طریق موجود ہے۔جسے لتھوٹرپسی (Lithotripsy) کہتے ہیں۔لتھوٹرپسی کے ذریعے پتھری کو خاص قسم کی شعاعوں کی مدد سے توڑ کر ذرات کی شکل میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔بعد ازاں یہ ذرات پیشاب کے ذریعے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اور یوں پتھری سے نجات مل جاتی ہے۔

لتھوٹرپسی کے طریقے

اس کے دو طریقے ہیں۔1۔بیرونی شعاعوں کے ذریعے پتھری توڑنے کے طریقے کو E.S.W.L کہا جاتا ہے۔جبکہ اینڈوسکوپ کے ذریعے شعاعوں کی مدد سے پتھری توڑنے کو Intracor Porea Lithotripsy کہتے ہیں اور یہی طریقہ آج کل بچوں کی پتھریوں کو توڑنے کے سلسلے میں کامیابی سے استعمال ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو لمبی صحت والی زندگی عطا کرے اور وہ جماعت کے مفید وجود ثابت ہوں۔آمین

مکرم عطاء النور صاحب

سیدنا بلالؓ فنڈ کا قیام اور غرض وغایت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مبارک الفاظ میں

الٰہی جماعتوں کے ساتھ ابتلا کا تعلق ایک لازمی جزو ہے اور زندہ جماعتیں ابتلاؤں کے وقت گھبرایا نہیں کرتیں اور نہ ہی ابتلاء کے ایام میں اپنے زخمیوں، اسیروں اور جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کو تنہا چھوڑا کرتی ہیں۔ اسی عظیم الشان حقیقت کے پس منظر میں احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک تحریک کا اعلان فرمایا۔ اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضور نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔ حضور کے اس خطبہ جمعہ میں سے کچھ حصّہ احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا انتخاب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

قربانی کے لئے چنا جانا بھی ایک انعام ہے اور ایک بڑی عظیم سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کو چنتا ہے تو اُس میں یا اُس کے خاندان میں ضرور کوئی بات دیکھتا ہے جس کے لئے وہ انتخاب کیا جاتا ہے۔ جس طرح حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کا جو انتخاب کیا تھا وہ سارے افغانستان میں دل کی حیثیت رکھتے تھے۔ روح کی حیثیت رکھتے تھے بلکہ سارے مشرق میں ایک نمایاں امتیازی شان رکھتے تھے۔ اور اسی لئے حضرت اقدس مسیح موعود نے ان کی شہادت کو غیر معمولی اظہار محبت کے لئے چنا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے انتخاب کی بھی سمجھ آجاتی ہے کہ کیوں بعض خاندانوں اور بعض افراد کو قربانی کے لئے چنتا ہے۔ ان کے اندر تقویٰ کی کوئی ایسی روح نظر آتی ہے، کوئی ایسی قربانی کی تمنا دکھائی دیتی ہے کہ جس کی وجہ سے ان کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو قربانی نہیں دے رہے یعنی جن سے قربانی نہیں لی جارہی۔ دینے کے لئے تو جماعت کی بھاری اکثریت تیار بیٹھی ہے اُن میں کوئی نقص ہے۔ میرا ہرگز یہ مطلب نہیں، صرف یہ مطلب ہے کہ جب خدا کی نظر چنتی ہے کسی کو تو اُس کی سعادت اُبھر کے سامنے آجاتی ہے وہ تو چمک اٹھتی ہے۔ اور سعادت کے بغیر خدا کی نظر کسی کو نہیں چنتی۔ ورنہ ایسے بہت سے ہیں جن کا قرآن کریم خود ذکر فرماتا ہے ...... (الاحزاب:24) کہ جن کو ہم نے قربانی کے لئے چن لیا ہے صرف وہی نہیں ہیں جو میری نظر میں عزیز ہیں کچھ ایسے بھی ہیں جو انتظار میں بیٹھے ہیں اور وہ انتظار میں بیٹھے رہنے والے بھی میری محبت اور پیار کی نظر کے نیچے ہیں۔

خوش قسمت وجود

پھر حضور فرماتے ہیں۔

ہمارے مصیبت زدگان بھائی، جن کو عام اصطلاح میں مصیبت زدہ ہی کہا جاتا ہے۔ لیکن مذہبی اصطلاح میں یہ وہ خوش نصیب ہیں جنہیں خدا نے ابدی زندگی کے لئے چن لیا ہے۔ وہ خوش نصیب ہیں جو ارب ہا ارب انسانوں میں قسمت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور قسمت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ ان کی پیدائش پر بھی اللہ کے پیار کی نظریں پڑتی ہیں، جن کی موت پر بھی اللہ کے پیار کی نظریں پڑتی ہیں، جو خود بھی مبارک بنائے جاتے ہیں اور جن کے وجود اپنے ماحول کو بھی مبارک کردیتے ہیں۔ جن کے خاندانوں پر نسلاً بعد نسلٍ اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں اور خدا کی بے شمار برکتیں ان کے گھربار پر برستی ہیں۔

دعا کی درخواست

یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو کامل طور پر راضیةً مرضیةً (الفجر:29) کی حیثیت سے جب بھی خدا اُن کو بلاتا ہے۔ خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو ان کو ہمیشہ خاص دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے اور ان کی اولادوں کو بھی اور اولاد در اولاد کو بھی اور جہاں تک جماعت کو توفیق ہے لازماً وہ ان کے تمام پسماندگان کا بہترین خیال رکھے گی۔

تحریک کی غرض وغایت

اس موقع پر میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی خدا کی راہ میں مارے جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بچوں کا میری بیوی کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور ناممکن ہے یہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ اس ضمن میں پہلے بھی میں نے صدر انجمن کو اور تحریک جدید کو اور دیگر تعلق رکھنے والوں کو یہ ہدایت دی تھی کہ ان مشکلات میں مبتلا بھائیوں کے لئے یہ خاص طور پر خیال رکھیں کہ ان کے اہل وعیال کو ان کی عدم موجودگی کا دکھ یا تکلیف ان معنوں میں نہ ہو کہ وہ ہوتے تو ہماری یہ ضرورت پوری ہوتی اور وہ ہوتے تو ہمارا یہ کام بنتا۔ اس کے لئے جماعت ذمہ دار ہے۔

الٰہی جماعتوں کے نمونے

الٰہی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت کہ اُن کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے اور اتنی واضح اتنی کھلی کھلی یہ حقیقت ہر ایک کے پیش نظر رہے کہ ہم بطور جماعت کے زندہ ہیں اور بطور جماعت کے ہمارے سب دکھ اجتماعی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر یہ یقین پیدا ہوجائے کسی جماعت میں تو اُس کی قربانی کا معیار عام دنیا کی جماعتوں سے سینکڑوں گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ باہر تو پوچھتا ہی کوئی نہیں۔ بڑے بڑے سیاسی لیڈر ہم نے دیکھے ہیں جو تحریکیں چلا کر ہزارہا کو مروا دیتے ہیں اور اس کے بعد خود عیش وعشرت کی زندگی بسر کررہے ہوتے ہیں۔ کوئی پتہ نہیں کرتا کہ ان یتیموں کا کیا بنا، ان بیوگان کا کیا بنا، ان کے بچوں کی اخلاقی نگرانی کرنے والا بھی کوئی تھا کہ نہیں۔ ان کے سر پر چھت بھی تھی کہ نہیں۔ دو وقت کا کھانا بھی میسر تھا کہ نہیں۔ اور عوام بے چارے اپنی سادگی میں پھر ہر دفعہ ایسی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ لیکن جس جماعت میں قربانی کا معیار خدا کے فضل اور اس کے رحم کے نتیجے میں اس وجہ سے بلند ہو کہ وہ خدا کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور ساتھ یہ بھی یقین کامل ہو کہ ہمارے بعد ہماری اولاد کی ساری جماعت نگران رہے گی بلکہ پہلے سے بڑھ کر اُن کی ضروریات کا خیال رکھا جائے گا۔ تو ایسی جماعت کی قربانی کا معیار آسمان سے باتیں کرنے لگتا ہے۔

سیدنا بلالؓ فنڈ کی اہمیت

بعض دوستوں کی طرف سے یہ اصرار ہوتا رہا ہے کہ شہدا کے لئے ایک مستقل فنڈ اکٹھا ہونا چاہئے۔ پہلے تو میری طبیعت میں یہ تردد رہا اس خیال سے کہ یہ تو ان کے حقوق ہیں اور جماعت کی جو بھی آمد ہے اس میں یہ اولین حق ان لوگوں کا شامل ہے۔ اس لئے الگ تحریک کرنے سے کہیں یہ جذباتی تکلیف نہ ان کو پہنچے کہ ہمارا بوجھ جماعت اٹھا نہیں سکتی اُس طرح ہمارے لئے جیسے صدقے کی تحریک کی جاتی ہے۔ اس طرح الگ تحریک کی جارہی ہے۔ اس لئے کافی دیر تردد رہا اور دعا بھی کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ صحیح فیصلے کی توفیق عطا فرمائے۔ لیکن اب مجھے پوری طرح اس بات پر شرح صدر ہوگیا ہے کہ چونکہ یہ ہرگز صدقے کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اعزاز سمجھے گا اس بات کو کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں تو ایک بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور اس لئے کہ بہت سے لوگوں کی طرف سے بے اختیار بار بار اظہار ہو رہا ہے کہ ہم بے چین ہیں ہمیں موقع دیا جائے ہم کسی رنگ میں خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ جماعت کی ایسی تربیت ہے کہ انفرادی طور پر ایسے لوگوں کو ایسے خاندانوں سے تعلق رکھ کر کچھ رقمیں دینے کو مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ اس میں کئی قسم کی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ذاتی طور پر یہ لوگ کسی کے احسان کے نیچے آئیں۔ اس لئے جن کی تمنا ہے جو اس بات کے لئے تڑپ رہے ہیں کہ ہمیں بھی موقع ملنا چاہئے ان کے لئے پھر یہی رستہ باقی رہ جاتا ہے کہ نظام جماعت ان کو موقع دے اور وہ جماعت میں اپنی توفیق اور اپنی خواہش اپنی تمنا کے مطابق کچھ نہ کچھ پیش کریں۔

اس لحاظ سے یہ سب باتیں سوچنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آج اس تحریک کا اعلان کررہا ہوں۔ اس کے لئے میں اپنی طرف سے دو ہزار پونڈ سے اس کا آغاز کرنا چاہتا تھا۔ مگر انگلستان کی جماعت کے ایک دوست مجھ سے پہل کر گئے باقی تو مشورے دے رہے تھے انہوں نے ایک ہزار پونڈ کا چیک بھجوا دیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے توفیق ان کو دے دی کہ وہ سبقت لے گئے ہیں۔ مگر بہرحال دوسرے نمبر پر میرا نام آجاتا ہے۔

سیدنا بلالؓ فنڈ کی عظمت

اب جس کو خدا تعالیٰ جتنی توفیق عطا فرمائے۔ پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبے سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے گا۔ ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو ہرگز نہ دے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ نہ دے کیونکہ یہ ایسی تحریک نہیں ہے کہ جس طرح چندوں میں بعض دفعہ بوجھ اٹھا کر بھی آپ دیتے ہیں۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے اس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے، دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، ایک خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ پھر خواہ کسی کو آنہ دینے کی بھی توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔

دعاؤں سے مدد کریں

ایک دفعہ پھر آپ کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دعائیں کرنا اور دعا میں گریہ وزاری کرنا یا ان پیاروں کی یاد میں دل کو نرم پانا یہ کوئی کمزوری نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ لیکن دشمن کے مقابل پر نظر نیچی کرنا اور اپنے مقاصد سے منہ موڑ لینا یا ان میں نرمی پیدا کر دینا یا اپنے عزائم میں کسی قسم کی کمی برداشت کر لینا کسی قسم کی کمزوری برداشت کر لینا یہ مومن کو زیبا نہیں ہے۔ ہر ٹھوکر کے بعد پہلے سے زیادہ عزم ہونا چاہئے، پہلے سے بلند تر حوصلے ہونے چاہئیں، پہلے سے زیادہ سختی برداشت کرنے کے ارادے ہونے چاہئیں اور اس کے مطابق دعائیں بھی بڑھنی چاہئیں ساتھ ساتھ اور جہاں تک ان لوگوں اور دشمنوں کا تعلق ہے۔ اُن کے لئے یہ آنسو نہیں ہیں اُن کے لئے یہ دل کے درد نہیں ہیں۔ یہ ہمارا اپنے پیاروں کے ساتھ ایک تعلق ہے اور خدا کا اس کے ساتھ تعلق ہے۔

جہاں تک احمدیت کے دشمن کا تعلق ہے اُن کو

ہمارا یہی پیغام ہے کہ جتنی ٹھوکریں تم ہمیں لگاؤ گے خدا کی قسم ہم پہلے سے بڑھ کر زیادہ طاقتور اور صاحب عزم ہوتے چلے جائیں گے۔ جتنا تم ہمیں دبانے کی کوشش کرو گے پہلے سے سینکڑوں گنا زیادہ قوت کے ساتھ ہم ابھریں گے۔ تم اگر حسد کرتے ہو کہ ہمارا مقام ہمالہ کی چوٹیوں تک پہنچ گیا ہے تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اس مقام سے گرانے کی کوشش کرو گے تو ہم ثریا سے باتیں کرنے لگیں گے۔ وہاں سے گرانے کی کوشش کرو گے تو ہفت اقلیم تک خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کی شہرت ضرور پہنچے گی اور بلند تر مرتبے اور بلند تر مقامات پر جماعت کا قدم اوپر سے اوپر بڑھتا چلا جائے گا۔ اس لئے ہم دشمن کے مقابل پر اس قسم کا عزم رکھنے والی جماعت ہیں۔ وہ ہماری عاجزی اور انکساری سے کہیں دھوکہ نہ کھا جائے۔............

بہت بہت مبارک ہو کہ ہر قربانی جو جب گذر جاتی ہے تو پیچھے مڑ کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عملاً جو خدا کے فضل نازل ہوئے اس کے مقابل پر کچھ بھی نہیں تھی۔ ہر قربانی جو جماعت پیش کر رہی ہے اُس کے مقابل پر جو سعادتیں نازل ہو رہی ہیں۔ اللہ کی طرف سے جو عظیم روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے اُس کی تو قیمت ہی کوئی نہیں ہے۔ کوئی شکوہ نہیں ہے اپنے رب سے۔ جس قسم کا تلخ گھونٹ وہ اس کی رضا ہم سے بھرنے کا تقاضا کرے گی ہنستے ہوئے، مسکراتے ہوئے، سر کو جھکاتے ہوئے اُس کے حضور ہم اُس کی رضا کے لئے ہر تلخ گھونٹ کو بھریں گے۔ لیکن ایک ایک تلخ گھونٹ لامتناہی میٹھے چشمے جاری کر دے گا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے کیونکہ ہمیشہ اُس کی رضا کی خاطر تلخ گھونٹ بھرنے والوں سے اُس کا یہی سلوک ہوا کرتا ہے۔

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 24 تا 23)

اس فنڈ میں حصّہ لینے والے مبارک ہیں

امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احباب جماعت نے اس تحریک میں بھرپور حصّہ لیا۔ مگر الٰہی جماعتوں کے نمونے تو دیکھئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 9 جون 1986ء کو خطبہ عید الفطر میں ان مخلصین کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ...... میں جماعت کے مخلصین نے بڑی محبت اور عشق کے جذبے سے جس حد تک توفیق ملی پیش کیا اور بھی روزانہ نئے وعدے موصول ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جوں جوں جماعت اس تحریک سے واقف ہوتی چلی جا رہی ہے وہ زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں کی پیش کش کر رہی ہے۔............ پس مبارک ہو آپ کو بھی جنہوں نے اس فنڈ میں حصّہ لیا اور مبارک ہو ان کو بھی جن کی طرف سے جماعت کو یہ عظیم الشان خدمت (۔) کی توفیق نصیب ہو رہی ہے۔

(خطبات طاہر عیدین صفحہ 59، 61)

ہومیو ڈاکٹر مکرم نذیر احمد مظہر صاحب

فیملی میڈیسن ۔ ایک مجرب نسخہ

س: فیملی میڈیسن یا ہر گھر کی دواء سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد وہ گھریلو دواء ہے جو ہر گھر کی ضرورت ہے یعنی اس کا ہر گھر میں ہمہ وقت موجود ہونا ضروری ہے۔ یہ بیشتر امراض میں اور ایمرجنسی میں کام دینے والی دواء ہے ۔ اسے سفر و حضر میں پاس رکھنا ضروری ہے ۔ خود یا کسی دیگر فرد کو بوقتِ مجبوری کام دے سکتی ہے

س: ایسی دواء کونسی ہے؟

ج: ہم ایک ایسا مرکب نسخہ بتاتے ہیں جو نہایت سادہ، سستا و تیار کرنے میں آسان و فوائد میں بفضل خدا فوری اثر و بے ضرر ہے۔ مقامی طور پر یعنی لگانے سے بھی اثر کرتا ہے اور کھانے سے بھی امراض کا ازالہ کرتا ہے۔

س: اس نسخہ یعنی فیملی میڈیسن کے اجزاء کیا ہیں؟

ج: 1۔ کافور CAMPHOR 2۔ ست پودینہ MENTHOL 3۔ ست اجوائن THYMOL

سب ہم وزن لے کر شیشی میں ملا لیں دھوپ میں رکھنے سے حل ہو جائیں گے۔

س: یہ ادویات کہاں سے ملتی ہیں؟

ج: کسی کریانہ فروش Grocery Store سے دنیا کے کسی بھی حصے سے مل سکتی ہیں۔

س: اس کا مقامی و خارجی استعمال کیا ہے؟

ج: جہاں درد ہو وہاں چند قطرے مل دیں انشاء اللہ فوراً آرام ہوگا۔ مثلاً سر درد، جوڑوں کا درد، سینے و پسلی کا درد، (بوسیدہ دانت کے کھوڑ میں روئی کا پھایہ تر کر کے لگائیں) اور سرما میں دواء مل کر گرم ٹکور کریں خواہ روئی گرم کر کے باندھ دیں۔

شوگر کے مریضوں کے پاؤں کی جلن اور درد کو فی الفور دور کرتی ہے ۔ کان درد میں روغن سرسوں 25 ایم ایل میں 2 تا 5 بوند کے تناسب سے ملا لیں۔ درج بالا تناسب میں کمی بیشی بھی کر سکتے ہیں کان میں کئی مرتبہ ڈالیں کان درد، کان کی سوزش، کان کے ورم و زخم میں مفید ہے۔

س: اگر کسی شخص کو بچھو یا بھڑ یا شہد کی مکھی ڈنگ مار لے تو کیا اسے استعمال کر سکتے ہیں؟

ج: ایسے حالات میں یہ دواء مقامی طور پر سن کرنے کی خاصیت رکھتی ہے اور لگاتے ہی بفضل خدا درد و سوجن کو فوراً روک دیتی ہیں۔

دوسرے دافع تعفن و سوزش ہونے کے ناطے بھی فوری اثر دکھاتی ہے۔

مچھروں کے کاٹنے پر اسے ویزلین یا تیل سرسوں یا پیرافین میں ملا کر لگائیں۔ اس سے فوری طور پر جلن و خارش ختم ہو جاتی ہے نیز مچھروں سے تحفظ کے لیے کسی خوشبودار روغن مثلاً سٹرونیلا آئیل (روغن چکوترا) کی آمیزش سے آنکھ، کان ناک، منہ وغیرہ بچا کر مل لیں تو مچھر نہیں کاٹیں گے۔ دیگر مارکیٹ میں پائی جانے والی بعض کیمیائی ادویات جو مقامی طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ بعض لوگ ان سے الرجک ہو سکتے ہیں مگر یہ مرکب بے ضرر ہے۔

س: زخم، خارش، پھوڑے، پھنسی، الرجی میں اس کا استعمال کیسا ہے؟

ج: ایسے حالات میں تیل سرسوں یا ویزلین یا پیرافین یا وائٹ آئل میں مختلف تناسب میں ملا کر لگا سکتے ہیں ۔ زخم کے لیے بہت ہی ہلکا تناسب ہونا چاہیے۔ مثلاً 25 ایم ایل میں صرف چند قطرے ورنہ زخم کو چبھے گی۔ خارش ، پھوڑے ، پھنسی، الرجی کی صورت میں 100:1 یا 100:2، 100:3 کا تناسب بنا سکتے ہیں۔ اس تناسب میں حسب ضرورت کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

س: اس کا خوردنی استعمال کیا ہے اور کن امراض میں مفید ہے؟

ج: ہیضہ، اسہال، قے ، متلی ، پیٹ درد، اپھارہ، تیزابیت میں دو تا تین بوند نصف تا 1/2 چمچ چینی میں ملا کر دن میں دو تین مرتبہ چوسیں یا ایک چمچ سادہ پانی میں ملا کر پی لیں۔ حسب ضرورت و حالات وقفہ و مقدار میں کمی بیشی کر سکتے ہیں۔

س: لو بلڈ پریشر ہیضہ و اسہال کے نتیجہ میں ہونے والی پانی و نمکیات کی کمی، جسم کے سرد ہونے میں اس کا استعمال کیسا ہے؟

ج: بفضل خدا انتہائی مفید اور فوری موثر ہے ایسے حالات میں ایک ایک گھنٹہ کے بعد بھی دواء دوہرا سکتے ہیں۔

س: نمونیہ، درد گردہ میں اس کا استعمال کیسا ہے؟

ج: بہت مفید ہے آزما کر دیکھیں۔

س: پیشاب کی جلن، ہاتھ پاؤں کی جلن، جسم کی جلن، گھبراہٹ بے چینی میں اس کا استعمال کیسا ہے؟

ج: بفضل خدا بہت مفید و مؤثر ہے۔

س: ہائی بلڈ پریشر اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی گھبراہٹ، بے چینی، دل کی تیز دھڑکن، سر چکرانا میں اس کا استعمال کیسا ہے؟

ج: ہمارے ان گنت مرتبہ کے تجربات کے مطابق یہ دواء بفضل خدا مذکورہ بالا علامات و عوارض میں بہت مفید و مجرب ثابت ہوئی ہے۔

س: خیالات کی پراگندگی، ناپاکیزگی میں اس کا استعمال کیسا ہے؟

ج: ہمارے بے شمار تجربات کے مطابق مذکورہ بالا علامات و عوارض میں بہت مفید مؤثر ثابت ہوئی ہے نوجوان جو اپنی صحت قائم رکھنا چاہتے ہوں اور باڈی بلڈرز بننا چاہتے ہوں تو ان کو یہ دواء ضرور استعمال کرنی چاہیے اس سے سفلی خواہشات وقتی طو پر دب جاتی ہیں۔ مگر جب ازدواجی زندگی کی ذمہ داری سر پر پڑنے کا وقت قریب آنے والا ہو تو کچھ عرصہ قبل اس کا استعمال ترک کر دیں۔ یہ وہم نہ کریں کہ اس سے مستقلاً مردانہ اوصاف میں کمی واقع ہوگی۔

س: اس کے ذیلی بداثرات کیا ہیں؟

ج: جیسا کہ مقولہ ہے کہ

Excess of everything is bad.

یعنی ہر چیز کی کثرت و زیادتی بری ہے۔

اس مفید شے کو بلا وجہ بار بار زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے اس کے مضر اثرات بھی ہیں۔ لہٰذا مجوزہ مقدار کے اندر استعمال کر سکتے ہیں۔

س: یہ کن مزاجوں کے لیے مفید ہے؟

ج: اکیلا کافور گرم مزاجوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ یہ سفلی خواہشات کو دباتا اور ڈھانکتا ہے۔ لہٰذا گرم مزاج نوجوانوں اور بزرگوں کے لیے بالخصوص مفید ہے۔

ہمارے اس نظریہ کو قرآن کریم کی حمایت حاصل ہے مگر چونکہ درج بالا مرکب میں کافور جیسی سرد تاثیر رکھنے والے جز کے علاوہ دو دیگر اجزاء بھی شامل ہیں جو گرم تاثیر رکھتے ہیں۔ لہٰذا یہ نسخہ ہر مزاج کے لوگ ہر موسم میں تھوڑے بہت رد و بدل کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی سرد مزاج موسم سرما میں استعمال کرنا چاہے تو یہ دواء استعمال کر کے فوراً بعد گرما گرم چائے یا کافی یا زنجبیل (ادرک یا سونٹھ) استعمال کرے۔ زنجبیل کی تاثیر گرم ہے اور یہ سرد مزاجوں کی دواء ہے اور بالخصوص ایام پیری میں خصوصیت سے مفید ہے۔

س: اگر کوئی شخص اسے بوجہ Smell چینی میں ملا کر استعمال نہ کرنا چاہے تو دیگر کیا طریقہ استعمال ہے؟

ج: شوگر آف ملک یا چینی کو گرائینڈر میں پیس کر بقدر 100 گرام لے لیں اور اس میں درج بالا مرکب محلول نسخہ بنام فیملی میڈیسن 20 ایم ایل کی مقدار میں اچھی طرح ملا لیں اور 1000 ملی گرام والے کیپسول بھر لیں۔ یہ تقریباً 120 کیپسول تیار ہوں گے ایک کیپسول 3 گھنٹہ کے بعد حسب مزاج چائے، گرم دودھ یا کسی ٹھنڈے مشروب کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ حسب ضرورت وقفہ بڑھا گھٹا سکتے ہیں۔ اگر 500 ملی گرام والے کیپسول بھرنا چاہیں تو سفوف چینی

باقی صفحہ 8 پر

مکرم سعید الرحمن صاحب امیر جماعت سیرالیون

سیرالیون کے ثقافتی میلہ میں احمدیہ بک سٹال

سیرالیون میں ہر سال مختلف افریقن ممالک کے تعاون سے ایک Trade Fair آرگنائز کیا جاتا ہے۔ اس سال یہ ثقافتی میلہ 25 مئی 2010ء تک منعقد ہوا۔

اس میلہ میں ہماری جماعت کو بھی خدام الاحمدیہ کے تعاون سے بک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ ایک چھوٹے سائز کا بوتھ بنا کر کتابوں کو سلیقہ سے لگایا گیا۔ ہیڈ کوارٹرز سے موصول ہونے والی کتب کے علاوہ لوکل طور پر طبع کی جانے والی کتب بھی شامل تھیں۔ اس میلے کے دوران مرکز سے موصول ہونے والی نئی کتب کی وجہ سے ہمارا بک سٹال اور بھی لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ بوتھ کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا۔ جن پر منتخب آیات قرآنی، احادیث مبارکہ، حضرت مسیح موعود کے بارے میں مختلف قسم کے سوالات کرتے تھے جس سے دعوت الی اللہ کا موقعہ ملتا رہا اور لوگ جماعت کے بارے میں کتب خریدتے رہے۔ یوں جماعت کا پیغام ہزاروں لوگوں تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ قاعدہ یسرنا القرآن، صلوٰۃ بک، لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے کافی تعداد میں خریدیں۔

کتب کے ساتھ ساتھ آڈیو ویڈیو کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ احمدیہ ریڈیو میں کام کرنے والی ٹیم کے تعاون سے آڈیو ویڈیو CD's تیار کی گئی تھیں۔ منتخب آیات قرآنی منتخب احادیث مبارکہ اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود کا لوکل زبانوں، کریول، ٹمنی، مینڈے میں ترجمہ کی ویڈیو CD's تیار کی گئی تھیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی انگلش زبان میں مجالس عرفان، جلسہ سالانہ یوکے کے مختلف مناظر، Peace Conference حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پارلیمنٹ میں تقریر، One Community One Leader، جلسہ سالانہ بو سیرالیون کے مختلف مناظر اور تلاوت قرآن کریم کی CD's تیار کی گئی تھیں۔ جو لوگوں نے بہت پسند کیں اور خریدیں۔ نماز مغرب سے رات گئے تک یہ CD's ٹیلیویژن پر بھی دکھائی جاتی تھیں جو لوگ کافی توجہ سے دیکھتے تھے اور جماعت کی تعریف کرتے تھے۔ اس ذریعہ سے بھی ہزاروں لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ اس میلہ کے بعد بھی لوگ کتابیں اور CD's خریدنے کے لئے مشن ہاؤس آتے رہے۔

اس موقع پر 9 ہزار کی تعداد میں پمفلٹ چھپوا کر فری تقسیم کیا گیا۔ نیز 3 سو کتب فروخت ہوئیں۔ اس طرح 2 لاکھ 24 ہزار لیونز کا لٹریچر فروخت ہوا۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت عطا فرمائے اور جماعت کی نیک نامی میں اضافہ فرماتا چلا جائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 25 جون 2010ء)

مکرم امتیاز احمد نوید صاحب مربی سلسلہ الارو

سہ روزہ کلاس مجلس انصار اللہ الارو سرکٹ، نائیجیریا

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 13-11 جون 2010ء کو مجلس انصار اللہ الارو سرکٹ، نائیجیریا کو اپنی سہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس تربیتی کلاس کا آغاز مورخہ 11 جون 2010ء کو بعد نماز عصر بیت الناصر جامعہ احمدیہ الارو میں ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ قصیدہ حضرت مسیح موعود پڑھا گیا۔ اس کے بعد پہلی تقریر مکرم الحاجی عبدالرحمان صاحب نے کی جس کا موضوع ''حصول تقویٰ کے ذرائع'' تھا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ بعد نماز عشاء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تاکید کردہ دعائیں زبانی یاد کروائی گئیں۔

اگلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 جون 2010ء کا خلاصہ سنایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جامعہ احمدیہ کے فٹ بال گراؤنڈ میں انصار اللہ نے ورزش کی۔

دوسرے دن کا اجلاس صبح 10 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ قصیدہ حضرت مسیح موعود پڑھا گیا۔ ازاں بعد ''سیرۃ النبی ﷺ'' کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ جو معلم مکرم عبدالقہار Olowonmi صاحب نے کی۔ دوسری تقریر ''سیرۃ حضرت مسیح موعود'' پر ہوئی جو معلم مکرم اوگن کامی (Ogunkanmi) صاحب نے کی۔ بعد ازاں مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ بعدہٗ ''تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر جنرل ڈسکشن ہوئی۔ نماز عشاء کے بعد ایک تقریر ہوئی جس کا موضوع ''متحد ہو کر رہنے کے فوائد'' تھا۔

تیسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز سوال و جواب کی محفل ہوئی جس میں حاضرین کے روزمرہ امور کی بابت پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جامعہ احمدیہ کے فٹ بال گراؤنڈ میں انصار اللہ نے ورزش کی۔

تیسرے دن کا اجلاس صبح 10 بجے تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ حضرت مسیح موعود سے ہوا اس کے بعد ایک تقریر جس کا عنوان تھا ''گھروں میں دینی ماحول اور تربیت اولاد'' پر ہوئی۔ جو مکرم الحاجی ایم۔ اے الاکا (Alhaji M.M.Alaka) صاحب نے کی۔ ازاں بعد نمائندہ نیشنل صدر مجلس انصار اللہ نائیجیریا مکرم Adegboyega صاحب نے شاملین تربیتی کلاس کو مفید نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ سہ روزہ تربیتی کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

آل ربوہ کرکٹ ٹیپ بال ٹورنامنٹ

(زیر انتظام: مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 5 تا 19 جولائی 2010ء آل ربوہ کرکٹ ٹیپ بال ٹورنامنٹ حلقہ وائز منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ ٹورنامنٹ کا آغاز مورخہ 5 جولائی کو دعا کے ساتھ ہوا۔ ٹورنامنٹ میں 33 حلقہ جات کی ٹیموں نے حصہ لیا اور 495 خدام کھلاڑی اس میں شریک ہوئے۔ تمام ٹیموں کو آٹھ پولز میں تقسیم کیا گیا۔ ٹورنامنٹ کے انعقاد کیلئے ربوہ کی سات گراؤنڈز کا استعمال کیا گیا۔ فائنل سمیت کل 55 میچز اس ٹورنامنٹ میں کھیلے گئے۔

ٹورنامنٹ کا پہلا سیمی فائنل کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ اور دارالیمن وسطی سلام جبکہ دوسرا سیمی فائنل کوارٹرز بیوت الحمد اور دارالنصر وسطی کے درمیان کھیلا گیا۔ جن میں سے دارالیمن وسطی سلام اور کوارٹرز بیوت الحمد نے فائنل کے لئے کوالیفائی کیا۔

مورخہ 19 جولائی 2010ء کو بمقام گھڑ دوڑ گراؤنڈ اس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ ایک نہایت دلچسپ مقابلے کے بعد کوارٹرز بیوت الحمد نے جیت کر اس ٹورنامنٹ کے چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

دلچسپ فائنل میچ کے بعد اسی مقام پر اس ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم زاہد محمود صاحب ناظم صحت جسمانی نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ مکرم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹ ایم۔ اے۔ رشید)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ ترکہ مکرم منظور احمد صاحب)

۞ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم منظور احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 22/8 دارالیمن ربوہ برقبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم ریاض احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ کنیز فاطمہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم جہانگیر احمد صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم چوہدری محمد افضل صاحب مورخہ 28 مئی 2010ء کو ہسپتال ویزبادن جرمنی میں وفات پا گئے۔ مرحوم ایک زمیندارہ فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ جماعت کے ساتھ انتہائی اخلاص کا تعلق تھا مختلف جماعتی عہدوں پر بخدمت دین کی توفیق پائی۔ نہایت سادہ طبیعت اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی بھی تحریک ہوتی تو اس میں حسب استطاعت حصہ لیتے اور چندہ کی ادائیگی کرتے۔ مرحوم موصی تھے اور 1/8 حصہ آمد و جائیداد کی ادائیگی کرتے رہے۔ اوائل جنوری 2010ء میں دل کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہوئے اور مارچ 2010ء میں تندرست ہو کر گھر آ گئے تاہم کمزوری تھی۔ 2 مئی 2010ء کو سانس کی تکلیف ہوئی جس کے باعث دوبارہ ہسپتال جانا پڑا۔ ساتھ دل کی بھی تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں نے ہر صورت بہت علاج کیا لیکن آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی۔ خاکسار بذریعہ روزنامہ الفضل تمام ان احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہے جو ہمارے اس دکھ اور غم کی گھڑی میں شامل ہوئے اور جنہوں نے بذریعہ فون یا ذاتی طور پر مل کر اظہار تعزیت کیا۔ خدا تعالیٰ ہر ایک کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور سب پسماندگان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق دے نیز صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

ضرورت اساتذہ

(ناصر ہائی سکول دارالیمن ایوننگ کلاس)

ناصر ہائی سکول دارالیمن کی شام کی کلاسز کے لئے نظارت تعلیم کو مندرجہ ذیل مضامین کے لئے ایسے احمدی مرد اساتذہ و دیگر عملہ کی ضرورت ہے جو وقف کے جذبے کے ساتھ خدمت کا شوق رکھتے ہوں۔ مذکورہ اہلیت کے حامل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ/ امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول مورخہ 22/اگست 2010ء تک نظارت تعلیم میں جمع کروادیں۔ واقفین نو میں سے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتے ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیرغور لایا جائے گا۔ تجربہ کو ترجیح دی جائے گی۔

اساتذہ برائے سیکنڈری سکول

مضمون	تعلیمی قابلیت
انگریزی	ایم اے انگلش/ بی اے انگلش لٹریچر + بی ایڈ
میتھ	ایم ایس سی میتھ/ بی ایس سی میتھ + بی ایڈ
اردو	ایم اے اردو + ایم ایڈ/ بی ایڈ
فزکس	ایم ایس سی/ بی ایس سی + بی ایڈ/ بی ایس ایڈ
جنرل سائنس	ایم ایس سی/ بی ایس سی + بی ایڈ
اسلامیات	ایم اے اسلامیات/عربی + بی ایڈ
عربی	ایم اے عربی بی ایڈ
مطالعہ پاکستان	ایم اے پاکستان سٹڈیز

اساتذہ برائے ہائیر سیکنڈری کلاسز

مضمون	تعلیمی قابلیت
انگریزی	ایم اے انگلش
میتھ	ایم ایس سی میتھ
اردو	ایم اے اردو
فزکس	ایم ایس سی
کیمسٹری	ایم ایس سی
بایالوجی	ایم ایس سی
اسلامیات	ایم اے
شماریات	ایم ایس سی
اکنامکس	ایم ایس سی
جغرافیہ	ایم ایس سی
کمپیوٹر سائنس	ایم ایس سی
فائن آرٹس	بی۔ایف۔اے

غیر تدریسی عملہ

اسسٹنٹ لائبریرین	بی اے + لائبریری سائنس میں ڈپلومہ۔ سکول لائبریری سنبھالنے کی اہلیت
لیب اسسٹنٹ	ایف ایس سی/ بی ایس سی
کمپیوٹر لیب اسسٹنٹ	آئی سی ایس/ ایف ایس سی بمعہ ڈپلومہ
خاکروب	ایک آسامی
کلرک	ایف اے/ بی اے
سیکیورٹی گارڈ	ایک آسامی ترجیحاً ریٹائرڈ فوجی ذاتی اسلحہ بمعہ لائسنس

(نظارت تعلیم)

ماہر امراض جلد کی آمد

فضل عمر ہسپتال میں بیرون از ربوہ سے ایک ماہر ڈاکٹر مورخہ 8/اگست 2010ء کو تشریف لا رہے ہیں۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت شعبۂ پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تلاش گمشدہ

مکرم حمید اللہ صاحب نعیم میڈیکوز گولبازار ربوہ محلّہ دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا طیب احمد جس کی عمر 13 سال ہے اور آٹھویں کلاس کا طالب علم ہے۔ مورخہ 31 جولائی 2010ء کو شام 5:00 بجے گھر سے نکلا مگر تا حال واپس نہیں آیا۔ تلاش کی ہر ممکن کوشش جاری ہے مگر کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے اپنی حفاظت میں رکھے ہر شر سے محفوظ رکھے اور خیریت سے گھر واپس لے آئے۔ آمین

سیلاب زدگان کیلئے درخواست دعا

آج کل ملک کے بعض علاقوں میں شدید سیلاب آیا ہوا ہے۔ بہت سارے احمدی گھرانے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو محض اپنے فضل سے ہر قسم کی مصیبت اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

خبریں

ایم کیو ایم کے رکن اسمبلی قتل، جلاؤ گھیراؤ 30/افراد ہلاک، گاڑیاں نذر آتش

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے دوران نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے ایم کیو ایم کے رکن سندھ اسمبلی رضا حیدر کو محافظ سمیت قتل کر دیا۔ واقعہ کے بعد شہر کے مختلف علاقوں میں فائرنگ سے مزید 30/افراد جاں بحق جبکہ رینجرز اہلکار سمیت 74 افراد زخمی ہو گئے، مشتعل افراد نے صوبہ بھر میں ہنگاموں، جلاؤ گھیراؤ میں درجنوں گاڑیاں اور ہوٹل نذر آتش کر دیئے۔ ٹریفک جام ہوگئی، مارکیٹیں، پٹرول پمپ اور سی این جی سٹیشن بند ہو گئے، تمام تعلیمی ادارے بند، ایم کیو ایم نے تین روزہ سوگ کا اعلان کر دیا۔

خیبر پختونخواہ میں سیلاب کی تباہ کاریاں، 1600 ہلاکتیں

خیبر پختونخواہ میں بارش اور سیلاب کی تباہ کاریوں کا 80 سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا، مرنے والوں کی تعداد 1600 ہو گئی، مزید ہلاکتوں کا خدشہ ہے، اشیاء خورونوش اور ادویات کی شدید قلت، متاثرہ علاقوں میں وبائی امراض پھوٹ پڑے، لاکھوں بے یارو مددگار، متاثرین حکومتی امداد کے منتظر ہیں، متعدد رابطہ سڑکیں اور پل بہہ جانے سے انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا۔ کوہستان میں پھنسی ہوئی چھ خواتین سمیت آٹھ جاپانی سیاحوں کی حالت تشویشناک ہو گئی۔

جعلی ڈگریوں کے خلاف 5/اگست سے کارروائی کا فیصلہ

الیکشن کمیشن آف پاکستان جعلی ڈگریوں والے ارکان اسمبلی کے خلاف 5/اگست سے کارروائی شروع کر دے گا۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے وو کل پرسن رحیم بخش چنا کو اب تک کی جانے والی ڈگریوں کی جانچ پڑتال کا تمام ریکارڈ لے کر 5/اگست کو الیکشن کمیشن بلا لیا گیا ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 4۔اگست

طلوع فجر	3:57
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:05

بادی بواسیر کیلئے
تریاق بواسیر
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو امید کی کرن
ADVANCED HOMEOPATHY
علاج۔ تعلیم۔ تعارف
کیلئے:
سجاد سنٹر ربوہ: 0344-6372030 047-6214226

انسانیت سے پیار بہت بڑی عبادت ہے
حکیم منور احمد عزیز
چک چٹھہ حافظ آباد والے
دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ
چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584

ماشاء اللہ روم کولر
جستی چادر سے تیار شدہ
ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں
طالب دعا: محمد سرور
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

FD-10

پریمئر ایکسچینج کمپنی (بی) لمیٹڈ
غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد با اعتماد ادارہ
سٹیٹ بنک لائسنس نمبر 11
دفتر اتوار کے روز بھی کھلا ہوگا
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
برائے رابطہ: 0333-9794460 0333-8390390 047-6215068

احمد کاسمیٹک اینڈ ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری سنٹر
7-D گلبرگ روڈ نزد راجہ پٹرول پمپ ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور
ڈاکٹر طاہر محمود منہاس ایف سی پی ایس (سرجری)
کنسلٹنٹ پلاسٹک، کاسمیٹک و ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجن بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور
رہائش: C-54 میڈیکل کالونی بہاولپور فون: 062-2887733 موبائل: 0333-6396125
ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری ☆ کاسمیٹک سرجری ☆ پیٹ اور جسم کی فالتو چربی کا آپریشن ☆ پیدائشی کٹے ہونٹ اور تالو کا آپریشن
☆ جبڑے اور منہ کے فریکچر کے آپریشن ☆ ناک کی خوبصورتی کا آپریشن ☆ جلے، کٹے مریضوں کے آپریشن